

تصنیف لطیف

سلطان العارفين
حضرت سخی سلطان باھو

کنج الاسرار

(اُردو ترجمہ مع فارسی متن)

حکم و اجازت

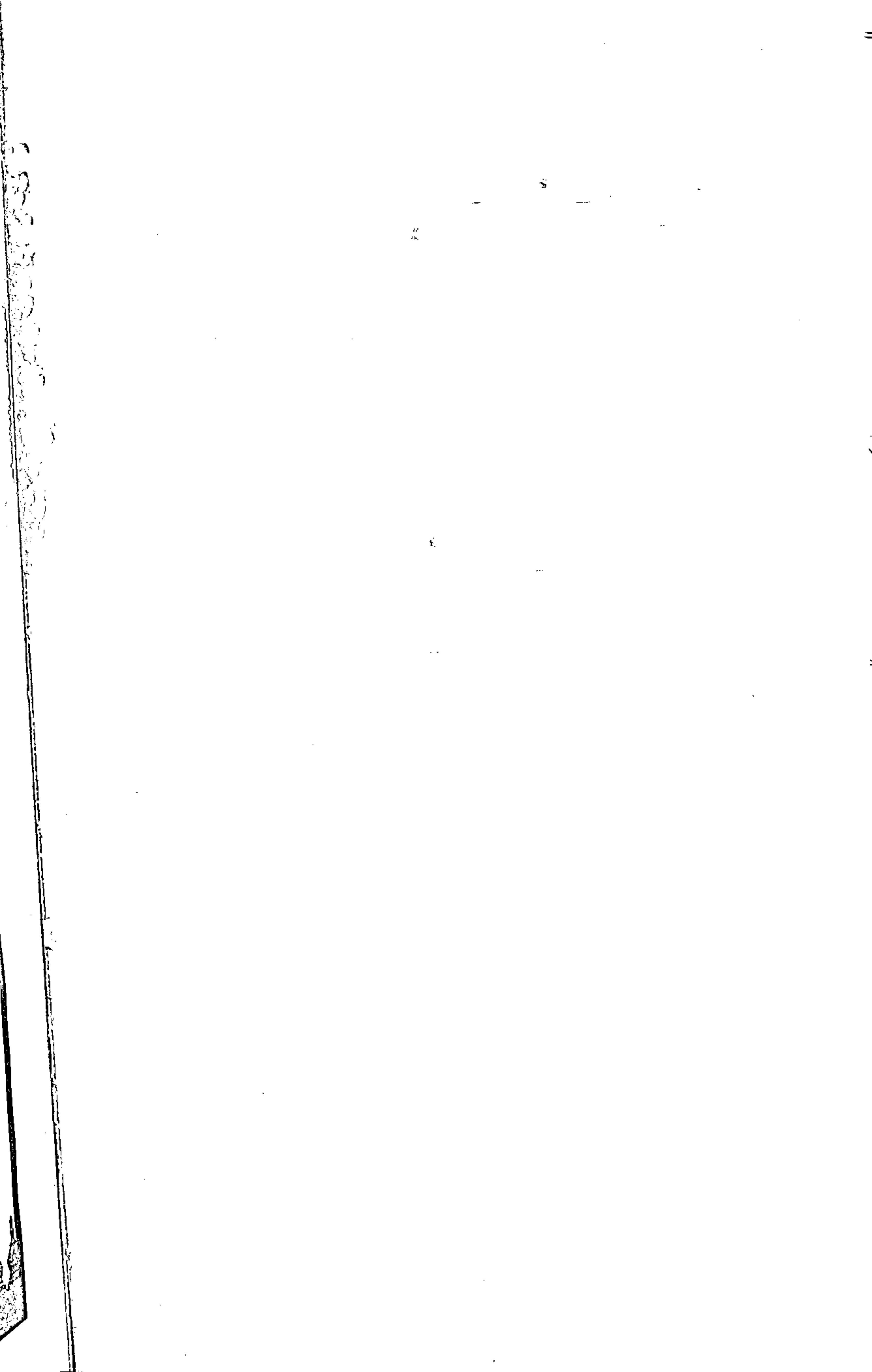
خادم سلطان الفقیر حضرت سخی
سلطان محمد نجیب الرحمن

سروری قادری مدظلہ الاقدس

مترجم

حافظ حماد الرحمن سروری
قادری

ایم ایس سی (پاشی)



تسلیت للین

سلطان العارفين

حضرت نخی سلطان باھووس

کنج الاسرار
(اردو ترجمہ مع فارسی متن)

بحکم و اجازت

خادم سلطان الفقير حضرت نخی

سلطان محمد نجیب الرحمن

سروری قادری مدظلہ الاقدس

مترجم

حافظ حماد الرحمن

سروری قادری

ایم ایس سی (ہائی)

© All Copy Rights reserved with
SULTAN-UL-FAQR PUBLICATIONS (Regd.)
Lahore-Pakistan

نام کتاب گنج الاسرار (اُردو ترجمہ مع فارسی متن)

تصنیف لطیف سلطان العارفين حضرت سخی سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ

مترجم حافظ حماد الرحمن سروری قادری ایم ایس سی (بانی)

پرینٹر علی پرنٹرز لاہور

باراؤل مارچ 2015ء

تعداد

1000

۱۲۷۷۸۵

ISBN: 978-969-9795-21-3

سلطان الفقیر پبلیکیشنز (رجسٹرڈ)
لاہور



سلطان الفقیر ہاؤس

ایکسٹینشن ایجوکیشن ٹاؤن وحدت روڈ ڈاکخانہ منصورہ لاہور۔ پوسٹل کوڈ 54790

Ph: 042-35436600, 0322-4722766

www.sultan-bahoo.com

www.sultan-ul-faqr-publications.com

انتساب

اپنے مرشد پاک

خادم سلطان الفقیر

حضرت سخی

سلطان محمد نجیب الرحمن

سروری قادری

مدظلہ الاقدس

کے نام

آپ نگاہِ بکامل سے رنگ آلودہ قلوب
کو نورِ ایمان سے منور فرما رہے ہیں

10-06-2015

سیدہ امینہ

عظیم



تمام تعریفیں اس ذاتِ حق کے لیے ہیں جس نے اسمِ اعظم ”اسمِ اللہ ذات“ کی صورت میں ظہور فرمایا اور انسان کو اپنی پہچان و معرفت کے لیے تخلیق فرما کر لقائے الہی کی نعمت سے سرفراز کیا۔ اس وحدۃ لا شریک کی شان لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ ہے۔ لامحدود و بیشمار درود و سلام ہوں رحمتہ للعالمین، راحت العاشقین، انسانِ کامل، نبی آخر الزمان، سرور کائنات، روح کائنات، امام الانبیاء، حضرت محمد الرسول اللہ ﷺ پر جن کی بدولت امتِ محمدیہ کے لیے لقائے الہی کے دروازے کھول دیے گئے۔ لاکھوں کروڑوں درود و سلام ہوں اہل بیت پر جو سفینہ نوح کی مانند ہیں اور آپ ﷺ کے اصحاب پر جو ستاروں کی مثل ہیں۔

”گنج الاسرار“ سلطان العارفين، برہان الواصلین، فنا فی ہو، مصطفیٰ ثانی، مجتبیٰ آخر زمانی، حضرت سخی سلطان باہو رحمتہ اللہ علیہ کی تصنیفِ لطیف ہے جس کا اردو ترجمہ کرنے کی سعادت اس بندۂ عاجز کو نصیب ہوئی ہے۔ اردو ترجمہ کے دوران یہ کوشش کی گئی ہے کہ آسان فہم ہو اور ساتھ ہی فارسی متن کی روح کو بھی برقرار رکھا جائے۔ ترجمہ کرنے کے لیے جس قلمی نسخہ کو بنیاد بنایا گیا وہ خلیفہ گل محمد سندھی کا ہے۔ جو 1323ھ میں تحریر کیا گیا۔ ”گنج الاسرار“ کے تمام مذکورہ نسخہ جات میں فارسی متن میں کسی قسم کا کوئی تضاد اور فرق نہیں پایا گیا سوائے چند کتابت کی غلطیوں کے۔ گنج الاسرار کے جن قلمی و مطبوعہ فارسی متن، فارسی متن مع اردو تراجم اور اردو تراجم (فارسی متن کے بغیر) سے استفادہ کیا، درج ذیل ہیں:

گنج الاسرار کے قلمی نسخہ جات

۱۔ گنج الاسرار از کاتب امیر حیدر ولد سید شاہ محمد کتابت ۱۷ رجب المرجب ۱۲۰۶ھ
 ۲۔ مجموعہ چار عنوان رسالہ (گنج الاسرار، مجالس النبی، رسالہ روحی شریف، تیغ برہنہ) ”شمارہ نسخہ:
 12473“ کتابت 1303ھ اسم کاتب ندارد، مملوکہ مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان (گنج
 بخش لائبریری اسلام آباد)۔

۳۔ مجموعہ تین عنوان رسالہ (مجالس النبی، گنج الاسرار، نور الہدی) ”شمارہ نسخہ 12830“ کتابت
 1322ھ از حکیم غلام حسین، مملوکہ مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان (کتابخانہ گنج بخش اسلام
 آباد)۔

۴۔ گنج الاسرار از محمد رضا کتابت 1306ھ

۵۔ گنج الاسرار از محمد بخش کتابت 1370ھ

گنج الاسرار کے مطبوعہ فارسی متن (اُردو ترجمہ کے بغیر)

۱۔ ”نسخہ متبرکہ چار رسالہ باہو صاحب“ کے نام سے دربار شریف کے تاجر کتب ”حاجی محمد
 صدیق“ کی فرمائش پر ”اتحاد پریس لاہور“ نے طبع کیا۔ اس شائع شدہ نسخہ میں سلطان العارفین
 حضرت نخی سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کی چار کتب رسالہ روحی شریف، محبت الاسرار، گنج الاسرار،
 مجالس النبی کا فارسی متن ہے۔ یہ نسخہ مسعود جھنڈیر ریسرچ لائبریری میلسی سے حاصل کیا گیا۔

گنج الاسرار کے مطبوعہ اُردو تراجم مع فارسی متن

۱۔ گنج الاسرار از کے۔ بی۔ نسیم باراؤل 1992ء

۲۔ گنج الاسرار از فقیر الطاف حسین شاہدروی سال طباعت ندارد

۳۔ گنج الاسرار از فقیر نظام الدین ملتانی 1348ھ

گنج الاسرار کے مطبوعہ اردو تراجم (فارسی متن کے بغیر)

۱۔ گنج الاسرار از مترجم عبدالستار ٹونکی۔ اللہ والے کی قومی دکان

۲۔ گنج الاسرار از فقیر الطاف حسین شاہدروی

۳۔ گنج الاسرار از حافظ محمد رمضان خطیب دربار سلطان باہور حمتمہ اللہ علیہ

یہ عاجز اپنے مرشد پاک خادم سلطان الفقیر حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمن مدظلہ الاقدس کا احسان مند ہے جنہوں نے اس ناچیز کو اس قابل بنایا کہ سلطان العارفینؒ کی تصانیف کے اردو تراجم کر سکے۔ سلطان العارفینؒ کی دیگر تصانیف کی طرح گنج الاسرار کا ترجمہ کرتے ہوئے مجھے جب بھی کوئی مشکل درپیش ہوئی تو میں اپنے مرشد کریم خادم سلطان الفقیر حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمن مدظلہ الاقدس کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہو گیا، آپ مدظلہ الاقدس نے اپنی نگاہ کامل سے نہ صرف مجھے تعلیم و تلقین فرمائی بلکہ سلطان العارفینؒ کی اصطلاحات فقر کی شرح بھی فرمائی۔ آپ مدظلہ الاقدس کی اس خصوصی شفقت اور تلقین کی بدولت میں اس قابل ہوا کہ گنج الاسرار کا اردو ترجمہ مع فارسی متن قارئین کی نذر کر سکوں۔

میں جناب پروفیسر ڈاکٹر صاحبزادہ سلطان الطاف علی صاحب کا انتہائی مشکور ہوں جنہوں نے ”گنج الاسرار“ کے اس اردو ترجمہ اور فارسی متن کی اصلاح فرمائی اور مناسب تجاویز و تراجم سے سرفراز کیا۔ اور خلیفہ گل محمد سندھی کا قلمی نسخہ عطا فرمایا۔

میں جناب پروفیسر ڈاکٹر محمد اقبال شاہد صدر شعبہ فارسی گورنمنٹ کالج یونیورسٹی لاہور کا احسان مند ہوں جنہوں نے مجھے گنج الاسرار کے قلمی نسخہ جات سے نوازا اور میری راہنمائی فرمائی۔ اللہ انہیں اجر عظیم عطا فرمائے۔ (آمین)

میں محترمہ عنبرین مغیث سروری قادری صاحبہ کا مشکور ہوں جنہوں نے فارسی متن اور اردو ترجمہ پر نظر ثانی فرمائی اور ہمیشہ کی طرح اپنے مفید مشوروں سے نوازا۔ اللہ انہیں راہ فقر پر استقامت عطا فرمائے۔ (آمین)

میری اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ میری اس عاجزانہ کوشش کو قبول فرمائے
اور اسے تاقیامت ہدایت کا ذریعہ بنائے۔ (آمین)

فاکسار

حافظ حماد الرحمن سروری قادری

ایم۔ ایس۔ سی (بانی)

گورنمنٹ کالج یونیورسٹی لاہور

تاریخ - 8 ستمبر 2014ء



حصولِ علم کا سلسلہ مہد سے لحد تک جاری رہتا ہے اور بالخصوص کلام وحی والہام پر تفکر، تحقیق و تفسیر کا علم بیکراں کبھی نہ رکتا ہے اور نہ ختم ہوتا ہے۔ سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باہو قدس سرہ کا کلام الہامی ہے اس لئے اس کے مغز و معانی پر کام جاری رہے گا۔ دو عشرے قبل ڈاکٹر کے بی نسیم مرحوم و مغفور نے میری نگرانی میں ”رسالہ گنج الاسرار“ کا ترجمہ کیا تھا جو شائع ہوا۔ اب حافظ حماد الرحمن کی خواہش پر ان کا بھی اسی رسالہ کا ترجمہ دیکھا اور اس میں ضروری ترمیم و اضافہ کے ساتھ نظر ڈالی جو پہلے کی نسبت بہتر سمجھتا ہوں۔

”گنج الاسرار“ سے بعض اہم اخبار و نکات حاصل ہوئے ہیں۔ حضرت سلطان العارفین قدس سرہ بڑے واضح طور پر مطلع فرماتے ہیں کہ سید محمد امیر حجروئی جو ان کے ہم عصر ولی اللہ تھے، آپ کے پیر صحبت تھے جن سے اپنے دل و جان سے ارادتمندی کا اظہار فرماتے ہیں۔

وہ سرود جو نفسانی خواہشات کو ابھارنے والا ہو اس کا مکمل امتناع فرماتے ہیں۔ آپ دنیا کو آخرت کے لیے کھیتی قرار دیتے ہوئے اس میں محنت و جدوجہد کی تلقین فرماتے ہیں تاکہ حشرات سے ہماری اخروی محنت محفوظ رہ جائے۔

تمام سلاسل تصوف کے اولیائے کرام نے سیدنا عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے دربار سے فیضان پایا ہے۔ حضرت معین الدین چشتی، حضرت نجیب الدین سہروردی و شہاب الدین سہروردی غوث الاعظم کے نہ صرف ہم عصر تھے بلکہ آپ کے دربار صحبت و بابرکت سے منسلک تھے۔ حضرت بہاؤ الدین نقشبندی جب ڈیڑھ سو سال بعد بخارا میں اپنی خانقاہ قائم کرتے ہیں تو ان کو بھی سیدنا غوث الاعظم کا بھیجا ہوا محفوظ اسم ذات ملتا ہے جس سے نقشبند کہلائے۔ اسی لئے حضرت سلطان

العارفین قدس سرہ تصوف و عرفان کے معاملہ میں تمام سلاسل کی بات کرنے کی بجائے مرکز تصوف قادر یہ کے لیے سالکین کو توجہ دلاتے ہیں تاکہ جس سلسلہ کا بھی سالک ہو وہ اپنی بنیادی نسبت غوثیہ قادر یہ کی مرکزیت سے اپنی پہچان قائم رکھے اور سلوک کو یکجان و یک نہاد پائے۔

سیدنا غوث الاعظمؒ سے رب تعالیٰ کا جو براہ راست خطاب بطور وحی الہام ہوتا ہے اس کو بھی حضرت سلطان العارفین قدس سرہ اپنی منظوم ابیات فارسی میں پیش کرتے ہیں جس کے معانی والفاظ پر غور کیا جائے اور سمجھا جائے۔

آپ غیر شرعی مست و ملنگ صورت میں سرگردان اور منشیات میں غرق لوگوں سے اجتناب فرمانے کا حکم دیتے ہیں جو پیری مریدی کے روحانی سلاسل کے لیے سم قاتل ہیں۔ باصفادرویش و سالک کے ظاہر و باطن میں ذکر و فکر کا ایک جہان بحر ذار کی طرح پُر موج رہتا ہے۔ آپ ایسے اہل اللہ سے تعلق قائم رکھنے کی تلقین فرماتے ہیں جن کی صبح و شام اللہ جل شانہ و محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی میں بسر ہوتی ہے۔

ڈاکٹر سلطان الطاف علی

18 اکتوبر 2014ء

(حال۔ ایڈن ولاز II۔ لاہور)

اسرارِ جان

محترمی حافظ حماد الرحمن سروری قادری نے ”گنج الاسرار“ عطا سپرد کر کے اس پر تبصرے کا حکم دے دیا ہے۔ اسرار کا اخفاً اور اشفاً دونوں ہی مشکل کام ہیں۔ راز چھپے رہیں تو تخلیق اسرار راضی نہیں، علامہ اقبالؒ رومیؒ کا معتبر حوالہ دیتے ہوئے کہتے ہیں:

پیر رومیؒ با من این اسرار گفت
کز ندیمان راز ہا نتوان نہفت

اور اشفاً کا سوچتا ہوں تو منصور حلاجؒ کا انجام نظر آتا ہے:

جرمش این بود کہ اسرار ہویدا می کرد

اسرار کا اخفاً اور اشفاً دونوں تفرق اور تقرب کے اسباب بھی ہیں۔ ایک ہی آن میں تختہ دار یا وصلِ یار سے ہمکنار کر سکتے ہیں۔

جو کوے یار سے نکلے تو سوئے دار چلے

یہ بات بھی طے ہے کہ ”کشف المحجوب“ نے عرفان و آگاہی کی دنیا میں بھی روشن کر دیں ہیں کیونکہ روشن دلوں سے نورِ مطلق کے اسرار پوشیدہ نہیں ہوتے، نور کا پرتو بھی نور ہی ہوتا ہے۔ آگاہ دل آگہی دینے والے کے اسرار کا مکان ہوتا ہے۔ کشف الاسرار، گنج ہای اسرار سے جدا نہیں یہ سلسلہ ہای عرفان اہل صفا کی کلیدِ جان ہیں۔ جلال الدین رومی (مولوی) اپنے والہانہ انداز شعر اور بیان اسرار دل میں منفرد لہجہ رکھتے ہیں اور اسی عاشقانہ اور عارفانہ مستی میں فرماتے ہیں:

یار مرا، غار مرا، عشق جگر خوار مرا

یار توی، غار توی، خواجہ، نگہدار مرا

نوح توی، روح توی، فاتح و مفتوح توی

سینہ مشروح توی، بر در اسرار مرا

اور شاہ حسینؒ بھی یہی کہتے ہیں:

ربا مرے حال دا محرم توں
اندر تو ایں باہر تو ایں
مرا سب کچھ توں

سلطان العارفين حضرت سلطان باھوؒ نے اسرارِ جان کا عرفان پیرگیلان، پیر پیران جہان، حضرت عبدالقادرؒ سے پایا اور ایسے پایا کہ جس دل کی طرف نگاہ کی اس کی جان روشن کر دی۔ آپ کے آثار و اسرار کا سلسلہ فیض رساں بے پایاں ہے اور خوش قسمتی یہ کہ موجودہ دور میں جب دلوں کی صفا کی زیادہ ضرورت ہے یہ اسرار اور آثار تصحیح و تراجم کے زیور سے آراستہ ہو رہے ہیں۔ آپ کی فارسی تصانیف کی تصحیح متن میں بنیادی مشکل نسخہ ہای خطی کی عدم دستیابی اور سرکاری یونیورسٹی لائبریریوں میں ناپیدی ہے۔ یہ نسخہ ہای خطی زیادہ تر شخصی ملکیتی نسخے تھے مگر خانوادہ حضرت سخی سلطان باھوؒ کے چند موجودہ ارباب علم و دانش کی علم پروری اور فیض بخشی کے سبب محققین کو ان تک رسائی ممکن ہوئی ہے اور گذشتہ عرصے میں ان گنج ہای گران بہا پر علمی و تحقیقی کام شروع ہو گیا ہے۔ گنج الاسرار کی تصحیح متن اور ترجمہ بھی اسی علمی تحقیق کی ایک خوبصورت کڑی ہے۔ یہ کام خادم سلطان الفقیر حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمن مدظلہ الاقدس کی توجہ اور رہنمائی میں انجام پایا اور برکاتِ خاص کا حامل ہے۔ میں حافظ حماد الرحمن سروری قادری کو اس شعر کے ساتھ مبارک باد پیش کرتا ہوں:

این سعادت بہ زور بازو نیست
تا بخشد خدائے بخشندہ

پروفیسر ڈاکٹر محمد اقبال شاہد

صدر شعبہ فارسی

گورنمنٹ کالج یونیورسٹی لاہور

تاریخ 23 جنوری 2015ء



سلطان العارفين حضرت سخی سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ اعوان قبیلہ سے تعلق رکھتے ہیں اور اعوانوں کا شجرہ نسب حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے جا ملتا ہے۔ اعوان حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی غیر فاطمی اولاد ہیں۔

سلطان العارفين حضرت سخی سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ کے اجداد وادی سون سیکسر (تخصیل نوشہرہ ضلع خوشاب) کے گاؤں انگہ میں رہائش پذیر رہے۔ انگہ کے قبرستان میں سلطان العارفين کے دادا حضرت سلطان فتح محمد رحمۃ اللہ علیہ کا مزار ہے۔ اسی انگہ گاؤں میں سلطان العارفين حضرت سخی سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ کی دادی اور نانی کی مبارک قبریں بھی موجود ہیں۔

سلطان العارفين حضرت سخی سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ کے والد محترم کا اسم گرامی حضرت سلطان بازید محمد رحمۃ اللہ علیہ تھا۔ سلطان بازید رحمۃ اللہ علیہ پیشہ ور سپاہی اور شاہجہان کے لشکر میں ایک ممتاز عہدے پر فائز تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تمام جوانی جہاد کی نذر کر رکھی تھی۔ جب آپ کی عمر ڈھل چکی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے علاقے میں واپس آ گئے اور اپنی ایک رشتہ دار ہم کفو خاتون حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا سے نکاح فرمایا۔ حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا ایک عارفہ کاملہ تھیں اور فانی ہو کے مرتبہ پر فائز تھیں۔

سلطان العارفين حضرت سخی سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ اپنی تصانیف میں اپنی والدہ محترمہ سے اپنی عقیدت و محبت کا بارہا اظہار فرماتے ہیں:

”مائی راستی صاحبہ رحمۃ اللہ علیہا کی روح پر اللہ تعالیٰ کی صد بار رحمت ہو کہ انہوں نے میرا نام باھو

(ﷺ) رکھا ہے۔“

سلطان العارفين ﷺ ایک بیت میں فرماتے ہیں:

راستی از راستی آراستی

رحمت و غفران بود بر راستی

ترجمہ: راستی رحمتہ اللہ علیہا راستی (حق) سے آراستہ ہیں۔ اللہ کی رحمت و مغفرت ہو راستی

رحمتہ اللہ علیہا پر۔

آپ کے والدین کے مزارات شورکوٹ شہر میں مرجع خلاق ہیں اور مائی باپ حضرت سخی سلطان باھو ﷺ کے نام سے مشہور و معروف ہے۔

سلطان العارفين حضرت سخی سلطان باھو ﷺ یکم جمادی الثانی 1039ھ (17

جنوری 1630ء) بروز جمعرات بوقت فجر شاہجہان کے عہد حکومت میں قصبہ شورکوٹ ضلع

جھنگ میں پیدا ہوئے۔ آپ کی والدہ ماجدہ نے آپ کا نام حکیم خداوندی سے باھو رکھا۔ سلطان

العارفين رحمتہ اللہ علیہ سے قبل تاریخ میں کسی کا نام باھو نہیں ہے۔ سلطان العارفين اسمِ ھو کے عین

منظہر ہیں اسی لیے آپ کا اسم بھی باھو ہے۔ سلطان العارفين رحمتہ اللہ علیہ مادر زاد ولی کامل تھے اسی

لیے آپ کی آنکھوں میں ازلی نور چمکتا تھا اور آپ کی پیشانی نور حق سے منور تھی۔ آپ ﷺ زمانہ

شیرخواری میں حضور غوث الاعظم حضرت سیدنا شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی طرح ماہ

رمضان کے ایام میں دودھ نہیں پیتے تھے۔ بچپن میں ہی آپ میں نور حق اس قدر جلوہ افروز تھا کہ

آپ جس پر بھی نظر ڈالتے اسے واصل باللہ کر دیتے۔ اگر کسی کافر پر نظر ڈالتے تو وہ فوراً کلمہ پڑھ کر

مسلمان ہو جاتا۔ اسی خوف سے کفار اور ہندو آپ کے سامنے نہیں آتے تھے۔ آپ کی یہ کرامت

آخری عمر تک جاری رہی۔ ایک دفعہ آپ ﷺ کی طبیعت بہت ناساز ہو گئی تو آپ ﷺ کے حکم

سے برہمن طبیب سے علاج کے لیے رابطہ کیا گیا۔ برہمن طبیب نے جواب دیا ”میں ڈرتا ہوں

کہ اگر میں ان کی نگاہ کے سامنے گیا تو مسلمان ہو جاؤں گا۔ ان کا کرتہ یہاں بھیج دو“۔ جب آپ

رحمۃ اللہ علیہ کا کرتہ طبیب کے پاس پہنچا تو وہ اسے دیکھتے ہی مسلمان ہو گیا۔
سلطان العارفين نے کسی قسم کا کتابی اور ظاہری علم حاصل نہیں کیا۔ آپ ﷺ اپنی تصنیف
”عین الفقر“ میں فرماتے ہیں:

”مجھے اور محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ظاہری علم حاصل نہیں لیکن وارداتِ غیبی کے سبب علمِ باطن
کی فتوحات اس قدر ہیں کہ ان کے بیان کے لیے کئی دفتر درکار ہیں۔“

آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ میں تیس (30) سال تک مرشد کی تلاش میں سرگرداں رہا لیکن
مجھے اپنے پائے کا مرشد نہیں مل سکا۔ ایک دن دیدارِ الہی میں مستغرق آپ ﷺ شور کوٹ کے نواح
میں گھوم رہے تھے کہ اچانک ایک صاحبِ نور صاحبِ حشمت اور بارعب سوار نمودار ہوا جس نے
اپنائیت سے پکڑ کر آپ ﷺ کو قریب کیا اور بڑے دلنشین انداز میں فرمایا کہ میں علی بن ابی
طالب (رضی اللہ عنہ) ہوں۔ آپ ﷺ کم عمر تھے کم علم نہیں۔ آپ ﷺ نے مولا علی کرم اللہ وجہہ کو دیکھا
تو قریب تھا کہ خود کو آپ ﷺ پر نثار کر دیتے حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے آپ ﷺ پر توجہ مرکوز کی
اور فرمایا ”فرزند آج تم رسول اللہ ﷺ کے دربار میں طلب کیے گئے ہو۔“

پھر جیسے وقت تھم گیا ہر شے ساکت ہو گئی اور آپ ﷺ نے ایک لمحے میں خود کو آقا پاک ﷺ کی
بارگاہ میں پایا۔ اس وقت اس بارگاہِ عالیہ میں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت
عثمان رضی اللہ عنہ اور تمام اہل بیت رضی اللہ عنہم حاضر تھے۔ آپ ﷺ کو دیکھتے ہی پہلے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ
نے مجلس سے اٹھ کر آپ ﷺ سے ملاقات کی اور توجہ فرما کر رخصت ہوئے۔ بعد ازاں حضرت عمر
فاروق رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بھی توجہ فرمانے کے بعد مجلس سے رخصت ہو گئے تو مجلس میں
صرف اہل بیت رضی اللہ عنہم اور رسول مقبول ﷺ ہی رہ گئے۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ مجھے ایسا معلوم
ہوتا تھا کہ حضور اکرم ﷺ میری بیعت حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے سپرد فرمائیں گے لیکن بظاہر
خاموش تھے۔ مگر آنحضرت ﷺ نے اپنے دونوں دست مبارک میری طرف بڑھا کر فرمایا
”میرے ہاتھ پکڑو“ اور مجھے دونوں ہاتھوں سے بیعت فرمایا۔

آپ ﷺ فرماتے ہیں ”جب آنحضرت ﷺ نے ایک مرتبہ کلمہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ مجھے تلقین فرمایا تو درجات اور مقامات کا کوئی حجاب نہ رہا۔ چنانچہ اول و آخر یکساں ہو گیا۔ جب آنحضرت ﷺ سے تلقین سے مشرف ہوا تو خاتونِ جنت سیدۃ النساء حضرت فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا نے مجھے فرمایا ”تو میرا فرزند ہے۔“

آپ ﷺ فرماتے ہیں ”میں نے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ اور امام حسین رضی اللہ عنہ کے قدم چومے اور اپنے گلے میں ان کی غلامی کا حلقہ پہنا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”مخلوقِ خدا کو خالقِ کائنات کی جانب بلاؤ اور انہیں تلقین و ہدایت کرو۔ تمہارا درجہ دن بدن بلکہ گھڑی بہ گھڑی ترقی پر ہوگا اور ابد الابد تک ایسا ہوتا رہے گا کیونکہ یہ حکم سروری و سرمدی ہے۔“ بعد ازاں آپ ﷺ کو آقائے دو جہاں ﷺ نے غوثِ الاعظم، محبوبِ سبحانی پیرِ دستگیر شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے سپرد فرمایا۔ حضرت دستگیر رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کو باطنی فیض سے مالا مال کرنے کے بعد خلقت کو تلقین و ارشاد کا حکم دیا۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں ”جب فقر کے شاہسوار نے مجھ پر کرم کی نگاہ ڈالی تو ازل سے ابد تک کا تمام راستہ میں نے طے کر لیا۔“

آپ ﷺ حضورِ اکرم ﷺ کی بارگاہِ عالیہ میں حاضری کا حال بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ”جو کچھ میں نے دیکھا ان ظاہری آنکھوں سے دیکھا اور اس ظاہری بدن کے ساتھ دیکھا اور مشرف ہوا۔“

رسالہ روحی شریف میں آپ ﷺ فرماتے ہیں:

دست بیعت کرد مارا مصطفیٰ خواندہ است فرزند مارا مجتبیٰ

شد اجازت باھو را از مصطفیٰ خلق را تلقین بکن بہر از خدا

ترجمہ: مجھے حضرت محمد ﷺ نے دستِ بیعت فرمایا اور انہوں نے مجھے اپنا نوری حضورِ فرزند

قرار دیا۔ مجھے حضورِ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اجازت دی کہ میں خلقِ خدا کو اللہ کی راہ کی تلقین

کروں۔

آپ ﷺ فرماتے ہیں:

فرزندِ خود خواندہ است مارا فاطمہ معرفتِ فقر است برمن خاتمہ
ترجمہ: حضرت فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا نے مجھے اپنا فرزند فرمایا ہے اس لیے معرفتِ فقر
کی مجھ پر انتہا ہوگئی۔

سیدنا غوث الاعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ سے باطنی تربیت کی تکمیل
کے بعد آپ نے سید عبدالرحمن جیلانی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے دست مبارک پر بیعت فرمائی اور
خلق کو تلقین اور رشد و ہدایت کا آغاز فرمایا۔ اس مقصد کے لیے آپ نے بہت سے سفر کئے۔
آپ ﷺ نے زیادہ تر سفر وادی سون سیکسر، ملتان، ڈیرہ غازی خان، ڈیرہ اسماعیل خان، سندھ اور
بلوچستان کی طرف کئے۔ آپ ﷺ کی ساری زندگی شہر شہر، قریہ قریہ گھوم پھر کر طالبانِ مولیٰ کی
تلاش کرنے اور انہیں واصل باللہ کرنے میں گزری کیونکہ خلقِ خدا کو تلقین کرنے کی یہ ذمہ داری
آپ کو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ اقدس سے حاصل ہوئی۔

سلطان العارفين حضرت سخی سلطان باھو ﷺ ”سلطان الفقر“ کے مرتبہ پر فائز ہیں۔ جس
طرح محبوبِ سبحانی، قطبِ ربانی، غوثِ صمدانی حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کا اعلان
قَدَمِیْ هَذِهِ عَلٰی رَقَبَةِ كُلِّ وَلِيٍّ اللّٰهُ هِيَ اسی طرح سلطان العارفين ﷺ نے اعلان فرمایا:
”تا آنکہ از لطفِ ازلی سرفرازی عینِ عنایتِ حق الحق حاصل شدہ و از حضور فائض النور اکرم نبوی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حکم ارشادِ خلق شدہ، چہ مسلم، چہ کافر، چہ بانصیب، چہ بے نصیب، چہ زندہ و چہ
مردہ۔ بزبانِ گوہر فشاں مصطفیٰ ثانی و مجتبیٰ آخِر زمانی فرمودہ۔“ (رسالہ روحی شریف)

ترجمہ: جب سے لطفِ ازلی کے باعث حقیقتِ حق کی عین نوازش سے سر بلندی حاصل ہوئی ہے
اور حضور فائض النور نبی اکرم ﷺ سے تمام خلقت کیا مسلم، کیا کافر، کیا بانصیب، کیا بے نصیب،
کیا زندہ اور کیا مردہ سب کو ہدایت کا حکم ملا ہے۔ آپ ﷺ نے اپنی زبانِ گوہر فشاں سے مجھے
مصطفیٰ ثانی اور مجتبیٰ آخِر زمانی فرمایا ہے۔

مصطفیٰ ثانی اور مجتبیٰ آخر زمانی کے لقب سے مراد یہ ہے کہ آخری زمانہ میں جب جاہلیت اپنے پر پھیلانے لگے گی تو سلطان العارفینؒ اور آپ کے سلسلہ کا کوئی امام آپ کی تعلیمات کو عام کر کے آپ ہی کے سلسلہ فقر کے ذریعے اسے نیست و نابود کر کے دین حق کا پھر سے بول بالا کر دیں گے۔

سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھوؒ کی 140 تصانیف ہیں جن میں سے صرف ایک پنجابی ابیات کی صورت میں ہے اور دیگر تمام فارسی میں ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی کتب علم لدنی کا شاہکار ہیں۔ سلطان العارفینؒ کا یہ فرمان ہے کہ جس کو کوئی مرشد کامل اکمل نہ ملتا ہو وہ میری کتب کو وسیلہ بنائے۔ آپؒ رسالہ روحی شریف میں فرماتے ہیں:

”اگر کوئی ولی واصل عالم روحانی یا عالم قدس شہود سے رجعت کھا کر اپنے مرتبے سے گر گیا ہو وہ اس رسالہ کو وسیلہ بنائے تو یہ رسالہ اس کے لیے مرشد کامل اکمل ثابت ہوگا۔ اگر وہ اسے وسیلہ نہ بنائے تو اسے قسم ہے اور اگر ہم اسے اس کے مرتبے پر بحال نہ کریں تو ہمیں قسم ہے۔“

سلطان العارفینؒ کا یہ اعلان آپ کی ہر کتاب میں الفاظ کی رد و بدل کے ساتھ موجود ہے۔ میرے آقا خادم سلطان الفقہ حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمن مدظلہ الاقدس اپنی تصنیف شمس الفقرا میں سلطان العارفینؒ کی تصانیف کے بارے میں رقم طراز ہیں:

”حضرت سخی سلطان باھوؒ کی تصانیف کی عبارت بہت سادہ اور سلیس ہے جسے عام اور معمولی تعلیم یافتہ آدمی بھی آسانی سے سمجھ سکتا ہے۔ آپؒ کی تصانیف کی عبارت میں ایسی روانی اور تاثیر ہے جو دوران مطالعہ قاری کو اپنی گرفت میں لے لیتی ہے۔ ان کتب کو اگر باادب اور باوضو پڑھا جائے تو فیض کا ایک سمندر کتب سے قاری کے اندر منتقل ہوتا ہے۔ اگر قاری صدق دل سے مطالعہ جاری رکھے تو آپؒ کے حقیقی روحانی وارث سروری قادری مرشد تک راہنمائی ہو جاتی ہے۔ آپؒ نے اپنی کتب میں ضرورت کے مطابق آیات قرآنی، احادیث مبارکہ اور احادیث قدسی کا استعمال فرمایا ہے۔ ان کتب میں جہاں کہیں بھی عبارت میں ان کا ذکر ہے، اگر ان کو وہاں

سے نکال دیا جائے تو پھر معلوم ہوتا ہے کہ اگر اس جگہ آیات قرآنی یا احادیث کو درج نہ کیا جاتا تو مطلب مکمل نہ ہوتا۔ حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ عبارت میں اشعار کا بر محل اور خوبصورت استعمال کرتے ہیں جس سے عبارت کا اثر دوچند ہو جاتا ہے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی جو کتب بازار میں تراجم کی صورت میں دستیاب ہیں ان کے نام درج ذیل ہیں:

- ۱۔ ابیات سلطان باہو (پنجابی) ۲۔ دیوان باہو (فارسی) ۳۔ عین الفقر ۴۔ مجالس النبی
 - ۵۔ کلید التوحید (کلاں) ۶۔ کلید التوحید (خورد) ۷۔ شمس العارفین ۸۔ امیر الکونین
 - ۹۔ تیغ برہنہ ۱۰۔ رسالہ روحی شریف ۱۱۔ گنج الاسرار ۱۲۔ محکم الفقر (خورد) ۱۳۔ محکم الفقر (کلاں)
 - ۱۴۔ اسرار قادری ۱۵۔ اورنگ شاہی ۱۶۔ جامع الاسرار ۱۷۔ عقل بیدار ۱۸۔ فضل اللقاء (خورد)
 - ۱۹۔ فضل اللقاء (کلاں) ۲۰۔ مفتاح العارفین ۲۱۔ نور الہدیٰ (خورد) ۲۲۔ نور الہدیٰ (کلاں)
 - ۲۳۔ توفیق ہدایت ۲۴۔ قرب دیدار ۲۵۔ عین العارفین ۲۶۔ کلید جنت ۲۷۔ محکم الفقراء
 - ۲۸۔ سلطان الوہم ۲۹۔ دیدار بخش ۳۰۔ کشف الاسرار ۳۱۔ محبت الاسرار ۳۲۔ طرفۃ العین
- ”مناقب سلطانی“ اور ”شمس العارفین“ سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی چند ایسی تصانیف کے نام بھی ملتے ہیں جو اب تک نایاب ہیں۔ (۱) مجموعۃ الفضل (۲) عین نما (۳) تلمیذ الرحمن (۴) قطب الاقطاب (۵) شمس العاشقین (۶) دیوان باہو کبیر و صغیر۔ ایک ہی دیوان باہو (فارسی) دستیاب ہے یہ یا تو کبیر ہے یا صغیر۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تصنیفات میں اپنی تعلیم کونہ تو تصوف اور نہ ہی طریقت بلکہ ”فقر“ کا نام دیا ہے اور ”راہ فقر“ اختیار کرنے پر زور دیا ہے اور راہ فقر میں مرشد کامل اکمل کی راہنمائی بہت ضروری اور اہم ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مرشد بھی وہ جو پہلے دن ہی طالب مولیٰ کو اسم اللہ ذات سنہری حروف سے لکھ کر دے اور اس کے ذکر اور تصور کا حکم دے۔ مرشد کی مہربانی، کرم اور تصور اسم اللہ ذات سے طالب پر دو انتہائی اہم مقام دیدار حق تعالیٰ اور دائمی حضوری مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھلتے ہیں۔ باطن میں ان سے بڑے اور کوئی مقامات نہیں ہیں۔ یہ مقامات

صرف ان کو حاصل ہوتے ہیں جو اخلاص اور استقامت سے مرشد کی اتباع اور رضا کے مطابق راہِ حق میں اپنا سفر جاری رکھتے ہیں۔ ۱۔

آپ ﷺ کا سلسلہ سروری قادری ہے بلکہ آپ ﷺ سلسلہ سروری قادری کے بانی ہیں۔ اس سلسلہ کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں مرشد کامل طالبِ صادق کو ایک ہی نگاہ میں اور ایک ہی توجہ سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مجلس میں حاضر کر دیتا ہے اور ذاتِ حق تعالیٰ کے مشاہدے میں ایک ہی توجہ سے ناظر کر دیتا ہے۔ اس پاک و طیب سلسلہ میں رنجِ ریاضت، چلہ کشی، جس دم، ابتدائی سلوک اور ذکر و فکر کی الجھنیں ہرگز نہیں ہیں۔ یہ سلسلہ ظاہری درویشانہ لباس اور رنگ ڈھنگ سے پاک ہے اور ہر قسم کے مشائخانہ طور طریقوں مثلاً عصا و تسبیح و جبہ و دستار وغیرہ سے بے زار ہے۔ ۲۔

سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھو ﷺ نے امانتِ الہیہ سلطان التارکین حضرت سخی سلطان سید محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی ﷺ کو منتقل فرمائی جن کا مزار احمد پور شرقیہ بہاولپور میں ہے۔

سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھو ﷺ نے تریسٹھ (63) برس عمر پائی اور یکم جمادی الثانی 1102ھ (یکم مارچ 1691ء) بروز جمعرات بوقتِ عصر وصال فرمایا۔ آپ ﷺ کا مزار مبارک شہر گڑھ مہاراجہ (جھنگ پاکستان) کے قریب قصبہ سلطان باھو میں مرجعِ خلافت ہے اور ہر ایک کے لیے مرکزِ تجلیات ہے۔ آپ ﷺ کا عرس مبارک ہر سال جمادی الثانی کی پہلی جمعرات کو منایا جاتا ہے۔

سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھو ﷺ کی مختصر سوانح حیات کو قارئین کی نذر کرنے کے لیے اس عاجز نے اپنے مرشد کریم خادم سلطان الفقیر حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمن مدظلہ الاقدس کی

۱۔ ۲۔ سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھو ﷺ کی تعلیمات اور سلسلہ سروری قادری کے تفصیلی مطالعہ کے لیے خادم سلطان الفقیر حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمن مدظلہ الاقدس کی تصانیف شمس الفقیر اور مجتبیٰ آخرو زمانی کا مطالعہ فرمائیں

تصانیف شمس الفقرا اور مجتبیٰ آخرو زمانی سے استفادہ کیا ہے۔ اگر آپ سلطان العارفين رضی اللہ عنہ کی سوانح حیات اور تعلیمات کا تفصیلی مطالعہ کرنا چاہیں تو متذکرہ بالا کتب کا مطالعہ فرمائیں۔

کنج الاسرار

(اُردو ترجمہ)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ترجمہ: اللہ کے نام سے شروع جو رحمن اور رحیم ہے۔

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو تمام عالمین کا رب اور حسی قیوم لَمْ یَزَلْ وَلَا یَزَالُ ہے، جس کی شان لیسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ ہے، جو اٹھارہ ہزار عالم کی کل مخلوقات کا خالق اور انہیں رزق پہنچانے والا رازق مطلق ہے۔

تعریف و ستائش کے تبرکات اور بے شمار پاکیزہ درود و سلام ہو سید السادات حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب، اہل بیت اور تمام آل پر۔

اس کے بعد یہ مصنف بندہ غلام قادری غوث الاعظم، اُس عارف باللہ پر جان فدا کرنے والا، اللہ کی ذات سے واصل فقیر باہو قدس سرہ ولد بازید رحمۃ اللہ علیہ، عرف اعوان جو قلعہ شورکوٹ کے قرب و جوار میں رہنے والا ہے، اسم اللہ ذات کی حضوری کی راہ سے مجلس محمدی صلی اللہ علی وآلہ وسلم کی حضوری کے اعلیٰ درجات اور حضرت شاہ محی الدین قدس سرہ العزیز کی ملاقات و ملازمت

۱۔ ترجمہ: ہمیشہ سے رہنے والا جسے کوئی زوال نہیں۔

۲۔ اس کی مثل کوئی شے نہیں اور وہ سننے اور دیکھنے والا ہے۔

سے مشرف ہو کر نفس کو خواہشاتِ نفسانی اور شیطانی گناہ سے قابو میں رکھنے، فانی دنیا کو ترک کرنے، توکل اختیار کرنے، اللہ تعالیٰ کی معرفت کو دریافت کرنے، فقر فانی اللہ کی انتہا تک ہر منزل اور ہر مقام کو ابتدا سے انتہا تک طے کرنے کے لیے قرآن و حدیث کے عین مطابق چند کلمات اس رسالہ میں تحریر کرتا ہے۔ اس رسالے کا نام ”گنج الاسرار“ رکھا گیا ہے۔ اگرچہ اس رسالہ کی عبارت پڑھنے سے یوں لگتا ہے کہ یہ جزو کو بیان کرتی ہے لیکن حقیقتاً یہ کل اور جزو دونوں کا احاطہ کرتی ہے۔ یہ رسالہ (قاری کے لیے) باطن صفا اور مشکل کشا ہے اور سلک و سلوک کی راہ پر چلا کر علم الیقین، عین الیقین اور حق الیقین کے مراتب عطا کرتا ہے۔

جان لے کہ اگرچہ ظاہری عبادات کرنے والے عبادات، معاملات اور اپنے مطلوبہ مراتب کے حصول کو تزکیہ نفس کہتے ہیں اور دوم یہ کہ اپنے علم کو عین الیقین سمجھتے ہیں جو چشم دل کے کھلنے سے حاصل ہوتا ہے لیکن وہ ہرگز اس مقام تک نہیں پہنچتے۔ دن رات ذکر کی بدولت قلب میں تپش^۱ پیدا ہوتی ہے جس سے طالب مقام طریقت میں پہنچ جاتا ہے جہاں اس کے دل پر نوری شعلہ کی روحانی تجلی ہوتی ہے۔ اس روحانی تجلی کے غلبہ سے طالب اللہ تعالیٰ کے ہجر و فراق سے پیدا ہونے والے اشتیاق کی تپش اور سوزش سے مجنون اور دیوانہ ہو کر مجذوب^۲ کے مراتب حاصل کر لیتا ہے۔ تیسرا مقام حق الیقین کے علم کا ہے جو مقام حقیقت اور معرفت پر پہنچ کر حاصل ہوتا ہے۔ جس شخص نے اپنی معرفت حاصل کر لی گویا اس نے خود کو معرفتِ الہی میں غرق کر دیا۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَأَعْبُدْ رَبَّكَ حَتَّىٰ يَأْتِيَكَ الْيَقِينُ ۝ (الحجر-99)

۱ یعنی طالب کی کامل ظاہری و باطنی رہنمائی کرتی ہے اور اس کے ظاہری و باطنی ہر طرح کے مسائل کا حل بیان کرتی ہے۔

۲ عشقِ الہی کی شدت۔

۳ راہِ فقر میں مجذوب اسے کہتے ہیں جو کسی تجلی یا مقام پر قناعت کر لے اور اپنے ہوش و حواس کھودے۔

ترجمہ: اپنے رب کی اس حد تک عبادت کرو کہ تمہیں یقین آجائے۔

یہ رسالہ بابصیرت مرشد عرفانی، عارف ربّانی شاہ میران جیلانی رضی اللہ عنہ، جو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی اور متابعت کرنے والے ہیں، کے نقطہ نظر (یعنی تعلیمات) کے مطابق تحریر کیا گیا ہے۔ موجودہ دور کے محی الدین ثانی^۱ جو شاہ مقیم کے قدم پر ہیں، (اللہ کی) صفت کریم سے متصف اور شیطان مردود کے بخل سے نجات یافتہ ہیں۔

شاہ میران^۲ ثانی^۱ شاہ امیر

شہسوارِ معرفت روشن ضمیر

ترجمہ: شاہ امیر شاہ میران ثانی^۲ ہیں۔ وہ روشن ضمیر اور معرفت کے شہسوار ہیں۔

چون نباشد سید قادر قوی

چون نباشد سید اولادِ علی

ترجمہ: ایسا کیوں نہ ہو کہ وہ سید، قادر و قوی اور اولادِ علی ہیں۔

چون نباشد سید پاک نسل

چون نباشد سید اصل وصل

ترجمہ: ایسا کیوں نہ ہو (یعنی وہ معرفت کے شہسوار کیوں نہ ہوں) کہ وہ پاک نسل اور حقیقی سید ہیں

۱۔ جب حضرت نخی سلطان باہو^۱ مرشد کامل اکمل کی تلاش میں نکلے تو آپ کی ملاقات کئی اولیاء اللہ سے ہوئی جن میں سے ایک حضرت سیف الرحمن ابن سید محمد مقیم محکم الدین حجر وی کے فرزند اور سجادہ نشین حضرت سید محمد امیر حجر وی معروف بہ بالا پیر بھی تھے، جن کا سلسلہ نسب حضرت بہاول شیر حجر وی سے جا ملتا ہے۔ غالب امکان ہے کہ سلطان العارفین نے محی الدین ثانی اور شاہ میران ثانی کے القاب سے ان کا ہی تذکرہ فرمایا ہے کیونکہ بعد میں دی گئی منقبت میں انہیں عارف مقیم کا فرزند اور لعل بہاول سے نسبت رکھنے والا کہا گیا ہے۔

شرافت نوشاہی نے آپ کا نام سید علی لکھا ہے، "مرآت سلطانی (ہفتونامہ کامل)" میں ڈاکٹر سلطان الطاف علی صاحب نے آپ کا نام سید امیر حجر وی لکھا ہے جبکہ ڈاکٹر محمد حسین آزار القادری نے "تاریخ مشائخ قادریہ رزاقیہ" میں آپ کا نام سید محمد امیر گیلانی المعروف بہ بالا پیر لکھا ہے۔

جنہیں اللہ کا وصال حاصل ہے۔

ہر کہ را پدرش بود عارف مقیم

چون نباشد سید راہ مستقیم

ترجمہ: جو عارف مقیم کا بیٹا ہو وہ راہ مستقیم پر چلنے والا سید کیوں نہ ہو۔

شرف زان لعل بہاول با وصال

نظر بر قبرش مکن شوریدہ حال

ترجمہ: انہیں اللہ سے واصل لعل بہاول سے نسبت کا شرف حاصل ہے۔ ان کی قبر کی ظاہری خراب حالت کو مت دیکھ (بلکہ ان کی روحانی شان کو مد نظر رکھ)۔

تارک و فارغ ز دنیا و از ہوا

دائماً خوش وقت وحدت با خدا

ترجمہ: وہ نفس کی خواہشات اور دنیا سے تارک و فارغ ہیں۔ وہ دائمی طور پر اللہ کے ساتھ وحدت کی بہترین حالت میں ہیں۔

اصل جیلانی ز باطن مصطفیٰ

این مراتب قادری قدرت الہ

ترجمہ: وہ حقیقت میں غوث الاعظم جیلانی ہیں جن کا باطن نور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے معمور ہے۔ قادری کو یہ مراتب اللہ کی قدرت سے حاصل ہوتے ہیں۔

شد مرید از جان باھو بالیقین

خاک پای شاہ میران راس دین

ترجمہ: باھو جو دین برحق کے شاہ میران غوث الاعظم کے قدموں کی خاک ہے، اپنے دل و جان اور کامل یقین کے ساتھ ان کا مرید ہو گیا۔

جان لے کہ طریقہ قادری ہر طریقہ پر قادر اور قوی ہے کیونکہ قادری کی ابتدا کو تمام طریقوں کی

انتہا پر فتح حاصل ہے۔ اس طریقہ کے آغاز میں ہی تعلیم و تلقین کے ذریعے پہلے روز مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری نصیب ہوتی ہے اور باطن میں حضرت پیر دستگیر رضی اللہ عنہ طالب کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لقب اور منصب سے سرفراز کروا کر قابلِ فخر مراتب عطا فرماتے ہیں۔ پس اگر طریقہ قادری کا کوئی مرشد یہ قوت نہیں رکھتا تو اسے طریقہ قادری کا مرشد نہیں کہنا چاہیے۔ وہ مقلد^۱ ہے۔ اس کے علاوہ قادری کی انتہا یہ ہے کہ خاص قادری طالب غواص^۲ کی طرح ہوتا ہے جو ہر سانس کے ساتھ توحید کے دریا میں غوطہ لگا کر بے بہا قیمتی موتی^۳ نکال لاتا ہے اور انہیں اپنے وجود میں یوں محفوظ رکھتا ہے جس طرح سیپ موتی کی حفاظت کرتی ہے۔ ان کے جمع کردہ عظیم خزانوں کی اہمیت قیامت کے دن معلوم ہو جائے گی۔

حدیث مبارکہ ہے:

مَنْ عَرَفَ رَبَّهُ فَقَدْ كَلَّمَ لِسَانَهُ ❁

ترجمہ: جس نے اپنے رب کی معرفت حاصل کر لی پس تحقیق اس کی زبان گوئی ہوگی۔

بیت

تا توانی خویش را از خلق پوش

عارفان کی بوند این خود فروش

ترجمہ: جہاں تک ممکن ہو اپنے آپ کو مخلوق سے چھپا کر رکھ۔ یہ خود فروش بھلا عارف کیسے ہو سکتے ہیں۔

کسی بھی دوسرے طریقہ والا خواہ تمام عمر اپنی جان کو ریاضت اور مجاہدہ میں صرف کر دے پھر بھی وہ قادری طریقہ کے ادنیٰ مرتبہ کو بھی نہیں پہنچ سکتا کیونکہ قادری کے لیے اس کا کھانا مجاہدہ اور

۱۔ وہ محض رسمی پیروکار ہے۔ (ڈاکٹر سلطان الطاف علی)

۲۔ غوطہ لگانے والا۔

۳۔ یہاں قیمتی موتی سے مراد اسرار الہی ہیں۔

اس کا سونا مشاہدہ ہے۔ قادری طریقہ پر چلنے والوں کے لیے بھوک اور سیری، سونا اور جاگنا، مستی اور ہوشیاری، بولنا اور خاموشی اختیار کرنا برابر ہیں۔ مخلوق سمجھتی ہے کہ وہ اُن سے بات کر رہے ہیں لیکن وہ اللہ، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور شاہ محی الدین جیلانی قدس سرہ سے بات کر رہے ہوتے ہیں۔ وہ روٹی اس جہان کی کھاتے ہیں لیکن کام اُس جہان کے کرتے ہیں۔ ان کی نظر، توجہ، گمان اور خیال ہمیشہ وصالِ حضور کی طرف ہی ہوتے ہیں۔ پس ان کی حقیقت کو کوئی اندھا اور پریشان حال شخص کیسے جان اور پہچان سکتا ہے۔

طریقہ قادری اختیار کرنے والے دونوں جہانوں پر امیر ہوتے ہیں کیونکہ وہ حقیقت میں تصور اسم اللہ سے فنا فی اللہ عارف باللہ فقیر (کے مراتب تک پہنچے ہوئے) ہوتے ہیں۔ اس مرتبہ کے قادری کو ز شیر، بادشاہ اور صاحبِ راز کہتے ہیں۔

قادری طریقہ اختیار کرنے والے کو تین چیزوں سے بچنا چاہیے، ایک سرود^۱ سے کیونکہ سرود سے نفسانی خواہشات پیدا ہوتی ہیں۔ کامل قادری سرود کا محتاج نہیں ہوتا کیونکہ وہ دائمی طور پر اللہ تعالیٰ کی ذات میں غرق ہوتا ہے اور توجہ اللہ کی طرف ہوتے ہوئے سرود کی کیا حیثیت کہ اس کے اندر یہ خواہشات داخل ہو جائیں۔ اس طریقہ قادری پر چلنے والے صاحبِ معرفت و کرم ہوتے ہیں۔ پس انہیں سرود کی کرامات اور استدرراج^۲ سے شرم آتی ہے۔

جان لے کہ سرود دل کی زندگی نہیں ہے بلکہ سرود تو اللہ اور اس کے رسول حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دور کرتا ہے۔ یہ سراسر شرمندگی ہے۔ اگرچہ سرود سے کشف القلوب^۳

۱۔ گانا، نغمہ، راگ رنگ۔

۲۔ استدرراج سے مراد دھوکہ اور فریب ہے۔ یعنی سرود سے جو عارضی سکون اور مستی حال پیدا ہوتی ہے وہ محض فریب ہے۔ اصل سکون اور مستی صرف عشق و معرفتِ الہی سے حاصل ہوتی ہے۔ چونکہ سروری قادری طالب اس حقیقی مستی میں غرق ہوتے ہیں اس لیے انہیں سرود کے ذریعے سکون حاصل کرنے کی ہرگز ضرورت نہیں ہوتی۔

۳۔ کشف القلوب: دلوں کا حال معلوم ہو جانا۔

اور کشف القبور کی قوت تو حاصل ہو جاتی ہے لیکن یہ وصالِ الہی کی حضوری اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محروم کر دیتا ہے۔ کیا ہوا اگر سرود سے وجود میں گرمی پیدا ہوتی ہے اور اس کی نارِ شیطانی سے جسمِ روئی کی طرح سُلگنے لگتا ہے، سرود سے ہزار بار استغفار کرنا چاہیے۔ اس لئے کہ قادری طالب کو تصور اسمِ اللہ ذات کی آتش سے کامل شوقِ الہی حاصل ہوتا ہے، قادری طریقہ پر چلنے والے کے لیے سرود کا سننا مطلق حرام ہے۔ دوسری چیز جس سے قادری طریقہ والا مکمل طور پر اجتناب کرتا ہے وہ دنیا ہے اور تیسرے دنیا دار ہیں۔ پس جو کوئی اس بات پر یقین نہیں رکھتا وہ قادری طریقہ سے نہیں ہے۔

قادری طالب کی تین نشانیاں ہیں۔ پہلی نشانی یہ ہے کہ وہ ہمیشہ اسمِ اللہ کے ساتھ رہتا ہے، ذکرِ اللہ سے اس کا دل غنی ہو جاتا ہے، وہ صاحبِ نظر ہو جاتا ہے اور اس کی نظر میں مٹی اور سونا برابر ہوتے ہیں۔ دوسری نشانی یہ ہے کہ قادری غلام کو اللہ تعالیٰ سے اس قدر قوت حاصل ہوتی ہے کہ اگر کوئی اللہ کی طلب لے کر اس کے پاس آتا ہے تو وہ ایک ہی نظر میں اسے ابتدا سے انتہا تک اللہ تعالیٰ کی تمام معرفت عطا کر دیتا ہے۔ پس جو کوئی اس طریقہ قادری سے حسد کرتا ہے وہ ہر دو جہان میں خراب ہوتا ہے۔ قادری غلام کی تیسری نشانی یہ ہے کہ اس کی آنکھیں دونوں جہانوں کا مشاہدہ کر کے سیر ہو چکی ہوتی ہیں۔ یہ صفات طریقہ قادری کے قادری مرشد میں ہی پائی جاتی ہیں۔ پس وہ جسے نوازا نا چاہے اسے ایک ہی دن میں اپنے مرتبہ پر پہنچا دیتا ہے کیونکہ قادری کا خطاب ”قادری“ اسی لیے ہے کہ اسے ”قادر“ کی قوت حاصل ہے۔ جو کوئی ایسے مرتبہ پر نہیں اسے قادری نہیں کہا جاسکتا۔

عارف قادری کے لیے تین اور چیزیں بھی لازم ہیں۔ پہلی یہ کہ قادری اللہ تعالیٰ کی آواز کی معرفت رکھتا ہے یعنی اللہ کے کلام کی آواز اور لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

۱۔ کشف القبور: اہل قبور سے رابطہ کر لینا۔ (ڈاکٹر سلطان الطاف علی)

۲۔ اللہ کا صفاتی نام۔ یہاں مراد اللہ کی ذات

وَالِهٖ وَسَلَّمُ کے ذکرِ جہر کی معرفت رکھتا ہے۔ دوسری یہ کہ قادری اللہ تعالیٰ کی معرفت کی دائمی نماز میں مشغول رہتا ہے جو کہ خفیہ ذکر ہے اور استغراق کے ساتھ پیوستہ ہے۔ تیسری یہ کہ قادری اللہ کے رازوں کی معرفت رکھتا ہے۔ وہ حق الیقین کے ساتھ مشاہدہ کرنے والا، صاحبِ مستیِ حال، صاحبِ رازِ الہی اور نور میں غرق ہو کر مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری میں رہنے والا ہوتا ہے۔ اس کا گھر ویران لیکن باطن معمور ہوتا ہے۔ وہ صاحبِ وصال ہوتا ہے، وصال اور حال کی بدولت اس کے لب قیل وقال سے رُکے رہتے ہیں۔ وہ لازوال احوال رکھنے والا فنا فی اللہ بقا باللہ فقیر ولی اللہ ہوتا ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَاللّٰهُ الْغَنِيُّ وَاَنْتُمْ الْفُقَرَاءُ ۗ ﴾ (محمد-38)

ترجمہ: اور اللہ غنی ہے اور تم سب فقیر ہو۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ الْاِیْمَانُ اَوْلِیَاءُ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ۝ ﴾ (یونس-62)

ترجمہ: خبردار! بے شک اللہ کے ولیوں کو نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ ہی کوئی غم ہوگا۔

حدیثِ مبارکہ ہے:

﴿ اِذَا تَمَّ الْفُقْرُ فَهُوَ اللّٰهُ ﴾

ترجمہ: جہاں فقر مکمل ہوتا ہے وہیں اللہ ہے۔

حدیثِ مبارکہ ہے:

﴿ الْفُقَرَاءُ لَا یَحْتَاجُ اِلَّا اِلَى اللّٰهِ ۙ ﴾

ترجمہ: فقراء کو اللہ کے سوا کسی کی احتیاج نہیں۔

مجھے اس قوم پر تعجب ہوتا ہے جو فِرُّوْا اِلَی اللّٰهِ (دوڑو اللہ کی طرف) کو فِرُّوْا مِنْ اللّٰهِ

(دوڑو اللہ سے دور) سمجھتی ہے۔ انہیں اللہ کی معرفت اور دیدار حاصل نہیں پھر بھی وہ اپنے آپ کو

حضورِ رکھنے والا سمجھتے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی معرفت سے دور اور اپنے کشف و کرامات اور استدراج پر مغرور ہیں۔ دنیا کی طلب میں پریشان حال یہ لوگ دن رات مال و دولت کی ہوس کے عذاب میں مبتلا رہتے ہیں۔ دنیا کسے کہتے ہیں؟

آنچه از حق باز دارد دنیای زشت

آنچه با حق می برد مزرعہ بہشت

ترجمہ: جو چیز بھی حق سے دور کرتی ہے وہ بدنما دنیا ہے۔ جو چیز حق کی طرف لے جاتی ہے وہ جنت کی کھیتی ہے۔

حدیث مبارکہ ہے:

الدُّنْيَا مَزْرَعَةُ الْآخِرَةِ ط

ترجمہ: دنیا آخرت کی کھیتی ہے۔

یہاں (دنیا میں) جو کچھ بھی اللہ تعالیٰ تجھے دے اسے اللہ کی راہ میں دے دے۔

حدیث مبارکہ ہے:

إِنَّ أَمَامَكُمْ عَقَبَةً لَا يَتَجَاوَزُهَا إِلَّا الْمُخَفَّفُونَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُخَفَّفُونَ وَمِنَ الْمُثْقَلِينَ فَقَالَ أَعِنْدَكَ قُوَّةٌ يَوْمَ قَالَ نَعَمْ وَعِنْدَ قَالَ نَعَمْ وَبَعْدَ غَدٍ قَالَ لَا فَقَالَ لَوْ كَانَ عِنْدَكَ قُوَّةٌ بَعْدَ غَدٍ لَكُنْتَ مِنَ الْمُثْقَلِينَ ط

جان لے کہ حضرت پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تحقیق تمہارے سامنے ایک بلند گھاٹی ہے جسے سبساڑ لوگوں کے سوا اور کوئی بھی عبور نہیں کر سکتا۔ کسی شخص نے پوچھا ”یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! سبساڑ لوگ کس طرح گرانبار بن جاتے ہیں؟“ پس حضرت محمد رسول

سبساڑ سے مراد ایسے لوگ ہیں جو دنیاوی مال کا بوجھ نہ رکھنے کے باعث ہلکے ہیں اور اسی لیے اللہ کی راہ پر تیزی سے چل سکتے ہیں۔

۲۔ گرانبار کے معنی ”بھاری بوجھ سے لدے ہونا“ یا ”مالدار“ کے ہیں۔ مراد ایسے لوگ ہیں جو دنیاوی مال کا بوجھ اٹھانے کی وجہ سے اللہ کی راہ پر تیزی سے نہیں چل سکتے۔

اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”کیا تیرے پاس آج کی روزی ہے؟“ اعرابی نے کہا ”ہاں“۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا ”کل کی؟“ اس نے کہا ”کل کی بھی ہے“۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا ”اور پرسوں کی؟“ تو اس نے کہا ”نہیں“۔ پھر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”اگر تمہارے پاس پرسوں کی بھی روزی ہوتی تو تم ضرور گرانبار لوگوں میں سے ہوتے“۔

پس جان لے! قادری طریقہ شریفہ میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فخر ”فقر“ ہے، ذلیل دنیا اور فرعونیت نہیں ہے۔ اس طریقہ میں معرفتِ الہی کا خزانہ ہے، ریاضت کی مشکلات نہیں ہیں۔

جان لے کہ سخاوت کرتے وقت سخی سے تین قسم کے لوگ ناراض ہوتے ہیں۔ ایک اس کے ساتھ رہنے والے خادم، دوسری اس کی گھر والی یعنی اس کی بیوی قہر اور غصہ کرتی ہے اور تیسرے اس کی (جائیداد پر) موکل اور جاسوس بیٹے ہیں۔

با تو گویم بشنو ای جان عزیز

از حسد بدتر نباشد ہیچ چیز

ترجمہ: اے جان عزیز! میں تجھے بتاتا ہوں کہ حسد سے بدتر اور کوئی چیز نہیں ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ ط (آل عمران-92)﴾

ترجمہ: تم ہرگز نیکی کو نہیں پاسکتے جب تک کہ اپنی محبوب ترین چیز کو (اللہ کی راہ میں) خرچ نہیں کر دیتے۔

جان لے! مرشد تین قسم کے ہیں۔ پہلے مرشد کامل جو رحمت ہوتے ہیں۔ دوسرے مرشد

ناقص جو زحمت ہوتے ہیں۔ تیسرے مرشد خام جو سراسر لعنت ہوتے ہیں۔ جو مرشد دنیا کی انتہا

تک پہنچاتا ہے وہ مرتبہ فرعون تک پہنچاتا ہے کیونکہ دنیا کی انتہا مرتبہ فرعون ہے۔ جو مرشد اللہ

تعالیٰ کی معرفت کی انتہا تک پہنچاتا ہے پس وہ مرتبہ فقرِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پہنچاتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی معرفت کی انتہا ہے۔ جو مرشد موجب لعنت دنیا کی انتہا تک پہنچاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی معرفت کی انتہا تک نہیں پہنچاتا، جو کہ مطلق رحمت کا راز ہے، وہ مرشد نہیں ہے۔ مرشد ہونا آسان کام نہیں ہے بلکہ مرشدی اور طالبی اللہ تعالیٰ کے عظیم رازوں میں سے ایک راز ہے۔ مرشد کا مقام اللہ تعالیٰ کی معرفت اور فقر حاصل کرنے کے نتیجے میں انبیاء اور اولیاء اللہ کو عطا کیا جاتا ہے۔ یہ (مقام مرشدی) عظیم نعمت اور اللہ کریم کی عطا ہے جو اعلیٰ مرتبہ کے حامل طالبانِ مولیٰ اور اولیاء اللہ کے علاوہ کسی کمینے نالائق طالبِ دنیا کو عطا نہیں کی جاتی۔

بیت

با تو گویم بشنو ای روشن ضمیر

طالب دنیا کجا باشد فقیر

ترجمہ: اے روشن ضمیر والے! سن میں تجھے بتاتا ہوں کہ دنیا کا طالب کبھی بھی فقیر نہیں ہو سکتا۔ طریقہ قادری کا دشمن تین حکمتوں سے خالی نہیں ہوتا۔ وہ رافضی یا خارجی یا پھر منافق زندیق ہے۔ بعض تقلید کرنے والے کہتے ہیں کہ انہیں ہر طریقہ سے خلافت حاصل ہے جیسا کہ طریقہ نقشبندی، طریقہ سہروردی، طریقہ چشتی اور طریقہ قادری۔ ایسا کہنے والے کذاب ہیں۔ جس کے پاس اس اعلیٰ طریقہ قادری کی خلافت ہوتی ہے وہ دوسرے طریقوں سے نہ کوئی سروکار رکھتا ہے نہ ان کا محتاج ہوتا ہے کیونکہ وہ لایحتاج ہوتا ہے۔ اے دانش مند سن! نر شیر کو گیدڑ اور لومڑی کی نیاز مندی سے کیا کام؟ کیونکہ طریقہ قادری کے طالب کو ابتدا میں ہی پانچ علم نصیب ہو جاتے ہیں۔ ان پانچ علوم کو پانچ خزانے بھی کہا جاتا ہے۔ چنانچہ پہلا علم قرآن، اس کی تفسیر اور احادیث کا علم

۱۔ کافر، جو کسی خدا کو نہ مانتا ہو۔

۲۔ جو شخص ہمیشہ اور ہر حال میں جھوٹ بولے۔

۳۔ حاجت روائی کی خاطر ان کی مدد طلب کرنے کی کیا ضرورت۔

ہے۔ دوسرا علم دعوت^۱ ہے کہ جس کی بدولت ہر سانس کے ساتھ تکبیر^۲ نکلتی ہے۔ تیسرا علم کیمیا نظر^۳ ہے کہ جس کی بدولت عارف باللہ ایک ہی نظر سے مردہ دل کو زندہ کر دیتا ہے کیونکہ اس کا وجود اکسیر^۴ ہوتا ہے۔ چوتھا اسم اللہ ذات کی تاثیر کا علم جس سے ضمیر روشن ہوتا ہے۔ پانچواں علم فنا فی اللہ فقیر جو نفس پر امیر بناتا ہے۔

پس طریقہ قادری میں مرشد قادری پہلے ہی دن یہ پانچوں علم سکھا کر فقرِ اختیاری^۵ عطا کرتا ہے۔ اس کے بعد قادری طریقہ کا طالب دنیا سے غسل کر لیتا ہے اور آخرت سے وضو کر کے^۶ دو رکعت نماز اس ترتیب سے ادا کرتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی ذات میں محو ہو کر اس سے یگانہ ہو جاتا ہے۔ وہ پہلی رکعت میں پڑھتا ہے:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ﴾ ط (الطلاق-3)

ترجمہ: اور جو اللہ پر توکل کرے تو اس کے لیے وہ (اللہ) کافی ہے۔

اور دوسری رکعت میں کہتا ہے:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَكَفَى بِاللَّهِ وَكِيلًا﴾ (النساء-81)

۱۔ اولیاء اللہ سے روحانی رابطے کا علم۔

۲۔ ہر سانس کے ساتھ اللہ کا نام نکلتا ہے۔

۳۔ علم کیمیا سے مراد ناقص دھاتوں کو سونا بنانے کا علم ہے۔ فقر میں علم کیمیا نظر سے مراد مرشد کا اپنی نگاہِ کامل سے ناقص طالبوں کو خالص بنانا ہے۔

۴۔ ہر دوا کا علاج اور ہر مشکل کا حل۔

۵۔ فقرِ اختیاری: ایسا فقر جو عشقِ الہی کی خاطر خود شوق سے اختیار کیا گیا ہو۔ اس کا متضاد فقرِ اضطراری ہے یعنی وہ فقر جو لوگوں کو دکھانے اور مال کمانے کی غرض سے اختیار کیا جائے۔ ایسا فقر صرف پریشانی اور ذلت دیتا ہے۔

۶۔ یعنی دنیا اور آخرت کی نعمتوں کی طلب اور دیگر نفسانی آلائشوں سے پاک ہو جاتا ہے۔

ترجمہ: اور اللہ ہی کافی کارساز ہے۔

اور:

❁ مَا جَعَلَ اللَّهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَيْنِ فِيْ جَوْفِهِ ۖ (الاحزاب-4)

ترجمہ: اللہ نے کسی شخص کے سینے میں دو دل نہیں رکھے۔

اور رکوع و سجود میں نیاز مندی کے ساتھ فنا ہو جاتا ہے پھر قعدہ کے دوران بے حساب یہ پڑھتا

ہے:

حدیث مبارکہ ہے:

❁ تَرَكُ الدُّنْيَا رَأْسَ كُلِّ عِبَادَةٍ حُبُّ الدُّنْيَا رَأْسُ كُلِّ خَطِيئَةٍ ط

ترجمہ: دنیا کو ترک کرنا ہر عبادت کی بنیاد ہے اور دنیا کی محبت تمام گناہوں کی بنیاد ہے۔

پھر جب وہ دائیں طرف سلام پھیرتا ہے تو یہ پڑھتا ہے:

❁ السَّلَامَةُ فِي الْوَحْدَةِ وَالْآفَاتُ بَيْنَ الْاِثْنَيْنِ ط

ترجمہ: وحدت میں سلامتی ہے اور دوئی میں آفات ہیں۔

جان لے کہ اللہ واحد ہے اور سلامتی بھی اللہ کی واحدانیت میں ہی ہے۔ جو کوئی واحدانیت

سے باہر آتا ہے وہ کفر اور شرک میں مبتلا ہو جاتا ہے کہ اللہ کے سوا ہر چیز بلا میں مبتلا کرتی ہے۔ پھر وہ

بائیں طرف سلام پھیر کر یہ دعا پڑھتا ہے:

❁ اَللّٰهُمَّ اَحْيِيْنِيْ مَسْكِيْنًا وَاَمِتْنِيْ مَسْكِيْنًا وَاَحْشُرْنِيْ فِيْ زُمْرَةِ الْمَسَاكِيْنِ ط

ترجمہ: یا اللہ! مجھے مسکینوں کے ساتھ زندہ رکھ، مسکینوں کے ساتھ موت دے اور حشر کے روز بھی

مساکین کے ساتھ اٹھانا۔

لاہوت کے ساکن کو مسکین فقیر کہتے ہیں، ایسا فقیر جو متقی اور اللہ کی ذات میں دائمی غرق ہوتا

ہے۔ یہی فقر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فقر ہے۔ پھر وہ اپنے دونوں ہاتھ سینہ کے

۱۔ راہ فقر میں مسکین سے مراد فقراء ہیں جو لاہوت لامکان میں قرب الہی میں ساکن ہوتے ہیں۔

برابراٹھا کر یہ دعا کرتا ہے:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَقَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ
دُعَاءٍ لَا يَسْمَعُ ط اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ هَوْلَاءِ الْأَذْبَعِ ط

ترجمہ: اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں ایسے علم سے جو نفع نہ دے، ایسے قلب سے جس میں خشوع نہ ہو، ایسے نفس سے جو کبھی سیر نہ ہو، ایسی دعا سے جو قبول نہ ہو۔ اے اللہ میں ان چاروں چیزوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

جان لے! اگر کسی شخص کے دل میں جو کے دانہ کے برابر بھی دنیا کی محبت موجود ہے تو ساری دنیا کے تمام ولی اکٹھے ہو جائیں پھر بھی اس وقت تک اس کے دل کو معرفت کی راہ پر نہیں ڈال سکتے جب تک کہ اس کے دل سے دنیا نہ نکل جائے اولیاءِ حبِ دنیا، دل کی سیاہی، کدورت اور زنگار کو معرفت کی راہ کے ذریعے سے نکال دیتے ہیں۔ دنیا کی محبت زہر قاتل کی طرح ہے۔ جس طرح زہر قاتل انسان کی جان لے لیتا ہے اسی طرح دنیا کی محبت ایمان لے لیتی ہے۔

حدیثِ قدسی ہے:

الدُّنْيَا يَأْكُلُ الْإِيْمَانَ كَمَا يَأْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ

ترجمہ: دنیا ایمان کو اس طرح کھا جاتی ہے جس طرح آگ خشک لکڑی کو کھا جاتی ہے۔

جان لے! ایک روز حضرت پیر دستگیر معشوق سبحانی قدس سرہ العزیز اپنے گھر سے باہر نکلے تو انہوں نے اپنے گھر کے دروازے پر ابلیس کو کھڑے دیکھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا ”اے لعنتی ابلیس! تو یہاں کیوں آیا ہے؟ چلا جا“۔ ابلیس کہنے لگا ”اے غوث الاعظم (رضی اللہ عنہ)! ایک غلام دنیا کا پیسہ لے کر اندر گیا ہے۔ میں اس پیسے کے انتظار میں کھڑا ہوں۔ دنیا کا پیسہ میری متاعِ قلیل ہے“۔ عورت کے حیض آلودہ کپڑے کو بھی ”قلیل“ کہتے ہیں۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيلٌ ط (النساء-77)

ترجمہ: (اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) فرمادیں کہ متاعِ دنیا قلیل ہے۔

ابلیس نے کہا ”اے پیر (رضی اللہ عنہ)! جو لوگ بھی دنیا کے مال پر نظر رکھتے ہیں وہ میری جان، شیاطین کے بھائی اور بے دین ہیں۔ میری لعنت میں وہ بھی شامل ہیں“۔ حضرت پیر دستگیر رضی اللہ عنہ اندر تشریف لے گئے اور اندر سے دنیا کا پیسہ لا کر ابلیس کو دے دیا۔ شیطان نے دنیا کے پیسہ کو لے کر چوما اور اپنی آنکھوں سے لگایا۔ حضرت پیر دستگیر قدس سرہ نے فرمایا ”اے لعنتی! تو نے دنیا کے پیسے کو یوں کیوں کیا؟“ ابلیس نے کہا ”یا پیر دستگیر (رضی اللہ عنہ)! دنیا کا پیسہ میرا جسم اور جان ہے۔ جو کوئی دنیا کے پیسے کو اپنے ہاتھ میں لیتا ہے، اس پیسے کی تاثیر اس کے ہاتھ سے دل تک چلی جاتی ہے۔ جیسے ہی کوئی اس پیسے کو اپنے ہاتھ میں پکڑتا ہے اس کا دل سیاہ ہو جاتا ہے۔ وہ نیکی کے راستے سے منہ موڑ کر کبر، خواہشاتِ نفس، حرص، حسد، طمع اور اس جیسے دوسرے ناشائستہ افعال کی طرف مائل ہو کر گمراہ ہو جاتا ہے۔“ ابلیس نے کہا ”اے پیر دستگیر (رضی اللہ عنہ)! خواہشاتِ نفس رکھنے والے چاہے عالم ہوں یا فاضل، جاہل ہوں یا متقی فقیر وہ میرے طالب اور مرید ہیں۔ دنیا میری مرید ہے اور اس کے غلام میرے غلام ہیں۔ جس گھر میں پیسہ آ جاتا ہے اس گھر کا ہر فرد میرا بھائی بن جاتا ہے۔ میں اس گھر میں رہنے والے اپنے ہر بھائی کی جان لے کر اس کا ایمان سلب کر لیتا ہوں۔ یہ کہنا جھوٹ ہوگا کہ میں اس پر راہِ حق بند نہیں کر دیتا حتیٰ کہ اللہ اور رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی بات اُسے بُری لگنے لگتی ہے۔ اپنے ظاہر کو آراستہ کر کے اس کے دل کو سکون ملتا ہے۔ میں سات رنگوں میں سے ہر رنگ میں دنیا کے پیسے کی زینت اسے دکھاتا ہوں اور رجوعاً پر فریفتہ کر کے اسے فریب دیتا ہوں تاکہ اس کی نظر میں (دنیاوی مال کے لیے) نیاز مندی رہے اور اسی کی زیب و آرائش سے اس کا دل آراستہ رہے“ (یعنی اس کے دل میں قربِ الہی کی آرزو ہی پیدا نہ ہو سکے)۔

حضرت پیر دستگیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ”اے لعنتی! تیرا سب سے بڑا دشمن کون ہے؟“ ابلیس

۱۔ خلقِ خدا اس کے مال کی وجہ سے اس کی عزت کرے اور اس کی طرف رجوع کرے۔

نے کہا ”تین قسم کے لوگ میرے سخت دشمن ہیں جو میری جان پر تیر چلاتے رہتے ہیں۔ پہلا دشمن عمل کرنے والا عالم ہے جس کے علم کا چراغ دنیا میں روشن ہے۔ میرا دوسرا دشمن فقیرِ کامل ہے جو ذکرِ اللہ اور معرفتِ الہی کی تلوار سے مجھے یا میرے بھائی نفسِ امارہ کو قتل کرتا ہے۔ میرا تیسرا دشمن سخی ہے جو سخاوت کی چھری سے میرے دونوں ہاتھ کاٹ دیتا ہے کیونکہ سخاوت کرتے وقت میں سخی کے دونوں ہاتھ پکڑ لیتا ہوں تاکہ وہ سائل کو کچھ نہ دے سکے۔ علمائے عامل اور فقراء جو معرفتِ الہی کے دریا کی موج کی مانند ہیں اور سخی جو اللہ کی صفتِ کریم کے حامل ہیں، ہمیشہ اللہ کے قرب میں رہتے ہیں اور طریقہ قادری سے تعلق رکھتے ہیں۔ اگر کوئی دوسرے طریقے والا اس طریقہ قادری کے مقابلے میں بلند مرتبہ ہونے کا دعویٰ کرتا ہے تو وہ نجل و خوار ہو جاتا ہے۔ جس نے بھی خیر پائی قادری سے ہی پائی۔ جو کچھ یہاں سے حاصل ہوتا ہے وہ اور کہیں سے حاصل نہیں ہو سکتا۔

طریقہ قادری ریاضت کے بغیر اللہ کے راز اور کسی مشکل کے بغیر اللہ کے خزانے بخشنے والا ہے۔ طریقہ قادری کے طالب کشف و کرامات کی راہ سے نجات یافتہ اور صاحبِ کرم ہوتے ہیں۔ وہ اسمِ اللہ ذات سے اللہ تعالیٰ کی ذات میں غرق عارف باللہ ہوتے ہیں اور نورِ الہی کی تجلیاتِ وصال کا مشاہدہ کرتے ہیں۔ یہ لازوال مراتبِ قادری کے ہیں۔ جو بھی غوث و قطب ہوا، جس کو بھی ہدایت اور ولایت ملی، دینی و دنیاوی بادشاہی ملی، جو بھی اللہ کے مقرب اولیاء میں سے ایک ولی بنا، روشن ضمیر نفس پر امیر فنا فی اللہ بقا باللہ فقیر بنا، جس کو بھی مراتب اور درجات حاصل ہوئے حضرت شاہِ محی الدین قدس سرہ العزیز سے حاصل ہوئے کیونکہ دونوں جہانوں کو فیضِ بخشنے کی چابی اللہ رحمان نے انہی کو عطا کی ہے۔ جو ان کا منکر ہے وہ بے بہرہ، بے نصیب، اللہ کی طرف سے مردود، دونوں جہانوں میں پریشان، بے دین، بد عمل اور ان درویشوں کے سلک سلوک یعنی راہِ فقر سے حاصل ہونے والی معرفتِ الہی سے محروم رہتا ہے۔ (نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْهَا)

ابیات

قادری قدرت خدا با حق رفیق

میخورد خون از جگر با حق غریق

ترجمہ: قادری اللہ کی قدرت سے حق کے رفیق ہیں۔ وہ اپنے جگر کا خون پیتے ہیں اور حق میں غرق رہتے ہیں۔

نظر ایشان عرش بالا ناظر است

ہر مقامی پیش ایشان حاضر است

ترجمہ: ان کی نظر عرش سے بھی اوپر دیکھتی ہے اور ہر مقام ان کے سامنے حاضر رہتا ہے۔

از ازل تا ابد زیش با قدم

ہر کہ ایشان شد مریدش نیست غم

ترجمہ: ازل سے ابد تک ہر چیز ان کے قدم کے نیچے ہے۔ جو بھی ان کا مرید ہوتا ہے اسے کوئی غم نہیں رہتا۔

ہر کہ نام گفت میران شد مرید

روز اول شد مراتب بایزید

ترجمہ: جس نے انہیں میران رضی اللہ عنہ کہہ کر پکارا پس وہ ان (غوث الاعظم) کا مرید ہو گیا اور وہ پہلے ہی دن حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ جیسے مراتب پر فائز ہو گیا۔

حضرت شاہ محی الدین قدس سرہ کا فرمان ہے:

قَدَمِي هَذَا عَلَى رَقَبَةِ كُلِّ وَلِيِّ اللَّهِ ط

ترجمہ: میرا یہ قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے۔

حضرت شاہ محی الدین قدس سرہ کا فرمان ہے:

الْأُنْسُ بِاللَّهِ وَالْمُتَوَحِّشُ عَنِ غَيْرِ اللَّهِ ط

ترجمہ: جو اللہ سے محبت کرتا ہے اسے غیر اللہ سے وحشت ہوتی ہے۔

خطاب رب تعالیٰ بہی الدین جیلانی رضی اللہ عنہ

ابیات

سید و شصت نظر بر بندہ مراست

بندہ را مرتبہ بنگر بر ما تا بکجا ست

ترجمہ: ہم اپنے بندہ پر (ایک دن میں) تین سو ساٹھ مرتبہ نظر کرتے ہیں۔ اندازہ کرو کہ ہمارے نزدیک بندہ کا مرتبہ کتنا بلند ہے۔

بیوفائی مکن و از درلے ما دور مرو

زانکہ ما را از ازل تا بہ ابد با تو صفاست

ترجمہ: ہم سے بیوفائی نہ کر اور ہمارے دروازے سے دور نہ ہو کیونکہ ازل سے ابد تک ہم تمہارے ساتھ ہیں اور تمہیں پاکیزگی عطا کرتے ہیں۔

روی ناشتہ و چرگین شدہ از چرک گناہ

بی آب اگر شستہ شود رحمت ماست

ترجمہ: ایک میلا چہرہ جو گناہوں کی گندگی سے ناپاک ہو چکا ہے، اگر پانی کے بغیر ہی دھل کر پاک صاف ہو جائے تو یہ صرف ہماری رحمت کی بدولت ہے۔

ہم بدست تو دہم نامہء تو روز حساب

تا نداند کس دگر کہ در آن نامہ چہاست

ترجمہ: قیامت کے دن ہم تیرا نامہ اعمال تیرے ہی ہاتھ میں تھمائیں گے تاکہ تیرے سوا کوئی دوسرا نہ جان سکے کہ تیرے اعمال نامہ میں کیا کچھ درج ہے۔

یک نکلوی ترا دہ بدہم در دنیا

باز در آخرت آن ہفت صد و ہفتاد تراست

۱۔ ایک نسخہ میں ”بر“ درج ہے۔ (ڈاکٹر سلطان الطاف علی)

ترجمہ: ہم دنیا میں تیری ایک نیکی کا بدلہ دس گنا بڑھا کر دیتے ہیں اور آخرت میں اس نیکی کا بدلہ سات سو ستر گنا بڑھا کر دیں گے۔

گر بدی از تو بر آید بکرم عفو کنم

این چنین لطف و کرم غیر من ای بندہ کراست؟

ترجمہ: اگر تجھ سے کوئی گناہ سرزد ہو جائے تو ہم تجھے اپنی رحمت سے معاف کر دیتے ہیں۔ اے بندے کیا میرے علاوہ کوئی اور تجھ پر اس قدر لطف و کرم کر سکتا ہے؟

نارِ دوزخ چه کند با تو چرا ترسی ازان

ظاہر و باطن تو چون ہمہ از نور خداست

ترجمہ: جب تیرا ظاہر اور باطن مکمل طور پر اللہ کے نور سے ہے تو پھر دوزخ کی آگ سے کیوں ڈرتا ہے۔ وہ تیرا کیا بگاڑ سکتی ہے؟

ہر چه خواہی از من بطلب تو شرم مدار

بر من ای بندہ اجابت بود و بر تو دعاست

ترجمہ: تیری جو بھی خواہش ہے مجھ سے طلب کرنے میں شرم نہ کر۔ اے بندے تیرا کام دعا کرنا ہے اور میرا کام تیری دعا کو قبول کرنا ہے۔

تو زمن ہیزم و شیر و نمک و دیگ بخواہ

من وکیل توام از من بطلب ہر چه سزااست

ترجمہ: تو مجھ سے ایندھن، دودھ، نمک اور ہنڈیا طلب کر۔ میں تیرا کارساز ہوں مجھ سے ہر وہ چیز طلب کر جس کی تجھے ضرورت ہے۔

من عطا کردمت ایمان ز عطا کردہ خویش

کی ستانم ز گدای کہ برو صدقہ رواست

ترجمہ: میں نے اپنی تمام عطا کردہ چیزوں میں سب سے بہتر چیز ایمان تجھے عطا کیا۔ میں ایسے

مانگنے والے سے، جسے صدقہ دینا جائز ہو، اپنی ہی عطا کردہ چیز کیسے واپس لے سکتا ہوں؟

با توام من ہمہ جا ترس تو از شیطان چیست؟

چون پناہت منم ابلیس کجا گو کہ کجاست؟

ترجمہ: میں ہر جگہ تیرے ساتھ ہوں، تو شیطان سے کیوں ڈرتا ہے؟ جب تو میری پناہ میں ہے تو

ابلیس کیسے جان سکتا ہے کہ تو کہاں ہے؟

بیوفائی ہمہ از جانب تست ای محی الدینؑ

ورنہ از من کہ خدایم ہمہ از مہر و وفاست

ترجمہ: اے محی الدینؑ! (مراد اے انسان!) ہر طرح کی بیوفائی صرف تیری ہی طرف سے ممکن ہے

ورنہ میں تو خدا ہوں، میری طرف سے تو ہمیشہ مہربانی اور وفا ہی ہوتی ہے۔

یاد کن آن وقت زیر پائت سر

ہر کہ را با چشم بر صاحب نظر

ترجمہ: اس وقت کو یاد کر جب ہر آنکھ رکھنے والے صاحب نظر کا سر تیرے قدموں میں جھکا دیا گیا

تھا۔

ہر کہ با ادبت مثل جبریل شد

ہر کہ بی ادبت آن ابلیس شد

ترجمہ: جس نے ادب کیا وہ جبریلؑ کی طرح مقرب ہو گیا اور جس نے بے ادبی کی وہ ابلیس کی

طرح رائدہ درگاہ ہوا۔

پای بر گردن ولی و ہر اولیاء

بر گردن پیر ما شد قدم مصطفیٰؐ

ترجمہ: ہمارا یہ قدم ہر ولی اور تمام اولیاء کی گردن پر ہے اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم، جو ہمارے مرشد ہیں، کا قدم مبارک ہماری گردن پر ہے۔

ہر کہ منکر می شود از پای ما
آنکسی گمراہ گردد سر ہوا

ترجمہ: جو کوئی ہمارے قدم (کی برتری) کا منکر ہو جاتا ہے وہ خواہشاتِ نفس میں مبتلا ہو کر گمراہ ہو جاتا ہے۔

پیر من زندہ بزندہ جان پاک
احتیاجی نیست آزا زیر خاک

ترجمہ: میرے پیر (غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی) اپنی جان کے ساتھ زندہ و جاوید ہیں۔ انہیں قبر میں کسی کی کوئی احتیاج نہیں ہے۔

شاہ میرانؑ حتیٰ دینش حتیٰ جان
با ہر سخن حاضر بود با ہر مکان

ترجمہ: شاہ میران رضی اللہ عنہ مردہ دین اور روح کو زندگی دینے والے ہیں۔ وہ ہر بات جانتے ہیں اور ہر جگہ حاضر ہیں۔

کور چشمی را بود چشم حجاب
کور چشمی کی بہ بیند آفتاب

ترجمہ: اندھے شخص کے لیے اس کی آنکھیں ہی حجاب ہوتی ہیں۔ اندھا شخص سورج کو کیسے دیکھ سکتا ہے؟

بر من پیغام از پیغمبرست

پیغمبری پیغام امت و رہبرست

ترجمہ: مجھے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے پیغام پہنچا ہے کہ پیغمبری کا مقصد امت کو اللہ کا پیغام پہنچانا بھی ہے اور سیدھے راستے پر رہبری کرنا بھی ہے۔

مردہ پیری با مریدی پیچ کار
با طلب حاضر-نگردد ز انتظار

ترجمہ: مردہ پیر اپنے مرید کے کس کام کا۔ جب مرید کو اپنے پیر کی ضرورت ہوتی ہے تو انتظار کے باوجود وہ حاضر نہیں ہو سکتا۔

ایسا پیر جس کے پاس باطنی قوت نہ ہو اور جو اپنے مرید کی ہر لمحہ خبر نہ رکھتا ہو، اسے گناہوں سے نہ بچا سکتا ہو، جان کنی کے وقت اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے درخواست کر کے اس کو (ایمان پر) ثابت قدم رکھتے ہوئے یہ منزل پار نہ کروا سکے اُسے پیر نہیں کہنا چاہیے بلکہ وہ خود بے پیر ہے اور اس کا مرید بے بصیرت ہے۔ پیری اور مریدی کوئی آسان کام نہیں ہے۔ پیری اور مریدی میں اللہ کے رازوں میں سے عظیم راز پائے جاتے ہیں۔ اس زمانہ کے ہڈیاں بیچنے والے اور شراب و منشیات کے عادی پیروں سے ہزاراں ہزار بار استغفار کر۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ ۗ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ ۗ

(الزلزال 7-8)

ترجمہ: پھر جس نے ذرہ برابر بھی خیر کی وہ اسے دیکھ لے گا اور جس نے ذرہ برابر برائی کی وہ اسے (بھی) دیکھ لے گا۔

جان لے کہ جو بھی معرفتِ الہی، قربِ نور اور حضوریِ حق تعالیٰ پر عجب اور غرور کرتا ہے درحقیقت وہ عجب اور غرور کے مقام پر ہی پہنچا ہوتا ہے (معرفت و قرب کے نہیں)۔ اس میں (عجب و غرور کے) غلبہ سے جو جلالت پیدا ہوتی ہے اسے وہ (معرفتِ الہی کی) مستی سمجھتا ہے۔ مقامِ حقیقت و معرفت میں قربِ الہی اور حضوری سے حاصل ہونے والی مستی جلالت کی بے سکونی سے امن میں آنے کا سبب ہے۔ مقامِ حقیقت اور معرفت پر پہنچ جانے والا (طالب) اسمِ اللہ ذات کے تصور کی تاثیر سے دائمی فقیر بن جاتا ہے۔ اس کا وجود اور فکر ذکرِ اللہ سے حاصل ہونے

والی پاکی کی بدولت مطلق نور ہو جاتے ہیں۔ فقیر کو اسم اللہ ذات کی راہ سے ہی اللہ کا قرب، وصال اور حضوری حاصل ہوتی ہے۔ اہل حضور کے لیے ان دو مقامات سے گزرنا ضروری ہے۔ اول اُسے جلالت سے نکلنا چاہیے جو کہ جہل کا مجموعہ ہے۔ یعنی طالب اپنی گمراہی (کو صحیح گمان کر کے اس) پر مغرور ہو جاتا ہے اور غرور سے بہت زیادہ مستی پیدا ہوتی ہے جس سے دوسرے مسلمان بھائیوں کو تکلیف پہنچتی ہے۔ دوم یہ کہ جمالیت سے بھی باہر آ جانا چاہیے کیونکہ یہ روح کے جوہر کو نقصان پہنچاتی ہے۔ جو کوئی جلالت اور جمالیت سے گزر جاتا ہے وہ ان دونوں مقامات کو طے کر لیتا ہے۔ پس وہ ان سے رُخ موڑ کر جمعیت کی طرف بڑھتا ہے۔ جمعیت دانستگی اور ہوشیاری کے مجموعہ کو کہتے ہیں۔ ہوشیار کی نظر ہمیشہ قیامت کے دن اور اللہ کے حساب پر لگی رہتی ہے اس لیے وہ ہمیشہ اپنے مسلمان بھائیوں کو فائدہ پہنچاتا ہے۔

ابیات

فارغ از سود و بی غم از ضررم
 دو جہان را بہ نیم جو نخرم
 ترجمہ: میں فائدہ سے بے نیاز اور نقصان سے بے غم ہوں کیونکہ میں دونوں جہانوں کو ”جو“ کے آدھے دانے کے بدلے میں بھی نہیں خریدتا۔

قانعم ہچو شیر در بیشہ
 نہ چو سگ بہر جیفہ در بدرم
 ترجمہ: میں جنگل کے شیر کی طرح قناعت کرنے والا ہوں، کتے کی طرح مردار کے لیے در بدر نہیں پھرتا۔

زر جزایم چو لعل رمانی
 زر ازان زرد روست در نظرم

ترجمہ: میری جزا لعلِ رمانی^۱ ہے اس لیے سونا میری نظر میں زرد چہرے^۲ والا ہے۔

از فریبِ جہان : خبر دارم

تا نہ گوئی کہ مردِ بی خرم

ترجمہ: میں دنیا کے فریب کی خبر رکھتا ہوں تاکہ تو مجھے بے خبر شخص نہ سمجھے۔

بہر یکِ نانِ چہ منتِ دونان

ہمتی بہ ز منتی کہ برم

ترجمہ: ایک روٹی کی خاطر کمینوں کا احسان کیوں اٹھاؤں۔ اس احسان سے بہتر ہے کہ میں خود ہمت کروں۔

وجود سے چار قسم کا ذکر ظاہر ہوتا ہے۔ جو ذکر ذوقِ الہی سے پیدا ہوتا ہے وہ لازوال ذکر ہے۔ اس ذکر کے ذاکر کو ہر سانس کے ساتھ اللہ کے نور کا مشاہدہ کرنے والا صاحبِ وصال کہتے ہیں۔ اس ذکر سے ذاکر کے وجود میں ہر دم ہر قسم کا ذکر پیدا ہوتا ہے۔ اس طرح کے احوال رکھنے والے ذاکر کو کردار کے لحاظ سے صاحبِ فیض و کرم کہتے ہیں۔ اس نے اللہ کی معرفت کی ابتدا ہزاروں سال پہلے ”اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ“ کی آواز پر کی تھی۔ اَلَسْتُ کی آواز سن کر وہ اللہ تعالیٰ کی عبودیت کی طرف کھینچتا ہے جس سے اس پر اللہ کی معرفت کا راز کھل جاتا ہے۔ اس کے بعد وہ روشن ضمیر ہو جاتا ہے جس سے اس فقیر کی آنکھ دنیا سے بے نیاز ہو جاتی ہے۔

مجھے ایسے خام اور ناتمام مرشد پر تعجب ہوتا ہے جو طالبوں کو سریلے شیطانی نغموں کی آواز کی طرف لے جاتا ہے۔ جو آواز قرآن، حدیث، علمِ فقہ، مسائل اور کلمہ طیب لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ ط کی نہیں ہے وہ مطلق شیطانی آواز ہے۔ جو شخص شیطانی نغموں کے شوق میں مبتلا ہو جاتا ہے وہ مردہ دل نفسانی شخص ہے۔ ایسا ہر شخص اللہ کی معرفت سے محروم، اللہ کی آواز ازل سے

^۱ قیمتی لعل مراد ذاتِ حق ہے۔

^۲ زرد چہرے سے مراد ”کمتر“ ہے۔

محروم، اللہ کی نماز سے محروم، اللہ کی ازلی راہ سے محروم، چشم معرفت سے اور ازل سے اللہ کے قرب سے محروم ہوتا ہے۔ گانے بجانے والوں کا گروہ مردہ دل اور نفسانی ہوتا ہے۔ علماء کا ہوا و ہوس سے بھرپور ہونا ان کے اس علم کی وجہ سے ہے جو سراسر خواہشاتِ نفسانی پر مشتمل ہوتا ہے۔ کیا تو جانتا ہے کہ ان کی یہ نفسانی خواہشات کس مقام کے لیے ہیں؟ ان کی یہ حرص بہشت کے لیے ہے، اللہ کے نور سے تو ان کی توبہ ہے۔ دنیا سراسر ہوا و ہوس ہے۔ کیا تو جانتا ہے یہ ہوس کہاں لے کر جائے گی؟ دوزخ کی آگ میں جلانے کی اور حرص میں خوار کر دے گی۔ عارف باللہ فقیر کا ہوا و ہوس سے کوئی تعلق نہیں ہوتا کیونکہ ان کا باطن اللہ تعالیٰ کی معرفت سے معمور ہوتا ہے اور اللہ کی واحدانیت اور حضوری میں غرق ہو کر باصفا ہو چکا ہوتا ہے۔ وہ راہِ حضوری اختیار کرتے ہیں جس کی بدولت ان کے دل میں حرص، حسد، کبر، طمع اور کدورت کبھی پیدا نہیں ہوتے۔

عارفاں را رو بہین از دل صفا است
باش عارف تا ترا وحدت خدا است

ترجمہ: عارفوں کے (منور) چہرے کا دیدار کر کے دل کی صفائی حاصل کر اور عارف بن جاتا کہ تجھے اللہ تعالیٰ کی وحدت نصیب ہو جائے۔

جان لے لے کہ دنیا والے دنیا کے غلام ہیں جبکہ دنیا اور اہل دنیا عارف باللہ فقیر کے غلام ہیں۔ عارف باللہ اولی الامر لے ان کا آقا ہے۔ اگر آقا اپنے غلام یعنی دنیا اور دنیا دار کے گھر میں داخل ہوتا ہے تو کوئی عیب کی بات نہیں ہے بشرطیکہ غلام اپنے آقا کو پہچانتا ہو۔ اس میں پہلی حکمت یہ ہے کہ

۱۔ جس کا حکم سب پر غالب ہو۔ مراد انسانِ کامل ہے۔ اولی الامر انسانِ کامل کی اطاعت کا حکم اللہ نے اس آیت میں دیا گیا ہے *وَاطِيعُوا اللَّهَ وَاطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ* (النساء-59) ترجمہ: اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور اس کی جو تم میں اولی الامر ہو۔

۲۔ یعنی دنیا عارف باللہ فقیر کا مقام و مرتبہ جانتی ہے اس لیے اس پر غالب آنے کی یا اسے فریب دے کر اپنے جال میں پھانسنے کی کوشش نہیں کرتی۔

دنیا کو انبیاء کرام اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اختیار نہیں کیا کیونکہ دنیا بے دین ہے۔ دوسری حکمت یہ ہے کہ دنیا کا غلام آنکھیں نہیں رکھتا، اس کا دل سیاہ اور وجود (گناہوں کی گندگی سے) آلودہ ہوتا ہے۔ دنیا کا غلام اکثر کم عقل ہوتا ہے کیونکہ اس کا دماغ تو دنیا (کی خواہشات) کھا چکی ہوتی ہیں۔ وہ بے عقلی کی بیماری میں مبتلا ہوتا ہے۔

جان لے جو بھی اسمِ اللہ ذات کے ذکر اور تصور سے اللہ کے دائمی ذکر اور فکر میں مشغول ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ اپنے اس بندے پر رحمت اور جمالیات کی نگاہ فرماتا ہے۔ اسے اللہ کی نظرِ جمالیات سے اللہ کی معرفت اور نورِ جمال کا مشاہدہ حاصل ہوتا ہے جو اسے نور بنا دیتا ہے جس کی بدولت اسے وصالِ ربوبیت کا مشاہدہ نصیب ہوتا ہے۔

جو شخص اسمِ اللہ ذات کے دائمی ذکر، فکر اور تصور میں مشغول نہیں ہوتا اللہ تعالیٰ اس پر قہر، غضب اور جلالت کی نگاہ ڈالتا ہے اور دنیا کی ترقی اور عزت و جاہ دے کر اس کے دل کو سیاہ کر دیتا ہے اور حرص، حسد، ہوا، کبر اور طمع کے ذریعہ اسے تباہ کر دیتا ہے۔ وہ گمراہ ہو کر اللہ تعالیٰ کی معرفت سے محروم رہتا ہے اور دن رات دنیا کی حرص میں جلتا رہتا ہے۔

دنیا ز بہر خدمت مردان خدا

دنیا بی خدمت بود لائق سزا

ترجمہ: دنیا اللہ کے خاص بندوں کی خدمت کے لیے بنائی گئی ہے۔ ایسی دنیا جو ان کی خدمت نہیں کرتی سزا کے لائق ہے۔

بر سر شرمندہ باشد رو سیاہ

این چنین دنیا بود قہر الہ

ترجمہ: جو دنیا شرمندگی اور رو سیاہی کا باعث ہو ایسی دنیا پر اللہ کا قہر نازل ہو۔

دنیا حرص و حسد کفر و نفاق

دنیا و شیطان ہر دو با یک اتفاق

ترجمہ: دنیا حرص، حسد، کفر اور نفاق ہے۔ دنیا اور شیطان دونوں کا آپس میں اتفاق ہے۔

نفس امارہ دنیا در طلب

اصل دنیا جیفہ طالب او کلب

ترجمہ: نفس امارہ دنیا کی طلب میں رہتا ہے۔ حقیقت میں دنیا مردار ہے اور اس کا طالب کتا ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان ہے:

الدُّنْيَا جِيفَةٌ وَطَالِبُهَا كِلَابٌ ط

ترجمہ: دنیا مردار ہے اور اس کا طالب کتا ہے۔

مجھے اس قوم پر تعجب ہے جو رات دن یہ پڑھتے ہیں (لیکن نہ ان کا معنی سمجھتے ہیں نہ ان کے

مطابق عمل کرتے ہیں):

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً ط (البقرہ-30)

ترجمہ: میں زمین پر اپنا خلیفہ بنانے والا ہوں۔

لَا يُحِبُّ الدُّنْيَا ط

ترجمہ: دنیا سے محبت نہ کرو۔

یہ کلمات عبادت کا راز اور راستہ ہیں۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان ہے:

تَرَكْتُ الدُّنْيَا رَأْسَ كُلِّ عِبَادَةٍ حُبُّ الدُّنْيَا رَأْسُ كُلِّ خَطِيئَةٍ ط

ترجمہ: دنیا کو ترک کرنا ہر عبادت کی بنیاد ہے اور دنیا سے محبت کرنا تمام برائیوں کی بنیاد ہے۔

کم و بیش ایک لاکھ اسی ہزار انبیاء نے دنیا کے بارے میں یہی فرمایا ہے۔ جو شخص پیغمبروں

کے فرمان کی خلاف ورزی کرتا ہے وہ مسلمان کس طرح ہو سکتا ہے۔ وہ تو گدھے اور گائے کی طرح

ننگے حیوان ہیں۔

ابیات

فقر از عین است عین عین بین
چونکہ دو عین یک شود حق الیقین

ترجمہ: فقر عین (اللہ کی ذات پاک) سے ہے۔ اس عین کو عین (باطنی آنکھ) سے دیکھ۔ جب دو عین ایک ہو جاتے ہیں تو حق الیقین حاصل ہو جاتا ہے۔

سواد الفقر در چشم سیاہی
نماندہ پردہ بین سر الہی

ترجمہ: جس کی سیاہ آنکھ میں فقر کا سرمہ لگ جاتا ہے اس کے اور اللہ تعالیٰ کے رازوں کے درمیان کوئی پردہ نہیں رہتا۔

از آن حرفی بوحدت خوش بخوانی
حرف بحریت ازان در معانی

ترجمہ: اگر تو مقام وحدت پر پہنچ کر ایک حرف بھی اچھے طریقے سے پڑھ لے گا تو اس ایک حرف میں ہی تو حقائق کے موتیوں کا سمندر پالے گا۔

ز بہر طالبان از آسمانی
کہ دل را یافتم سر معانی

ترجمہ: طالبان مولیٰ کی خاطر میں نے اللہ تعالیٰ سے ایسا دل پایا ہے جو اللہ کے رازوں سے بھر پور ہے۔

بجز پیری نباید رفت این راہ
کہ پیری میدہد از سر آگاہ

ترجمہ: مرشد کے بغیر اس راہ پر نہ چلو کیونکہ مرشد ہی تجھے اللہ تعالیٰ کے رازوں سے آگاہ کر سکتا ہے۔

کسی پیری ندارد پیر او چیست؟
کہ پیر او بود ملعون ابلیس

ترجمہ: جس کا کوئی مرشد نہیں اس کا مرشد کون ہو سکتا ہے؟ بے شک اس کا مرشد لعنتی ابلیس ہوتا ہے۔

باھوؑ مرا پیر است ہر دم دستگیر است
فنا فی اللہ جیلانی فقیر است

ترجمہ: اے باھوؑ! میرے مرشد ہر دم میری دستگیری کرتے ہیں کیونکہ میرے مرشد فنا فی اللہ فقیر جیلانی رضی اللہ عنہ (حضور غوث پاکؒ) ہیں۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَابْتَغُوا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ وَجَاهِدُوا فِي سَبِيلِهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۝ (المائدہ-35)

ترجمہ: اے ایمان والو! تقویٰ اختیار کرو اور اس کی طرف وسیلہ پکڑو اور اس کی راہ میں جہاد کرو تا کہ تم فلاح پا جاؤ۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان ہے:

لَا دِينَ لِمَنْ لَا شَيْخَ لَهُ وَمَنْ لَا شَيْخَ لَهُ فَهُوَ شَيْطَانٌ ط

ترجمہ: اس کا کوئی دین نہیں جس کا کوئی شیخ نہیں اور جس کا کوئی شیخ نہیں اس کا شیخ شیطان ہے۔

پیری، مرشدی، مریدی اور طالبی میں اللہ کے عظیم اسرار ہیں۔ مرشد ہونا کوئی آسان کام نہیں

ہے۔

شرح ذکر دوام

ذکر خفیہ وہ ذکر ہے جس کا علم ذاکر کو بھی نہیں ہوتا کیونکہ ذکر خفیہ اسمِ اللہ ذات کے تصور کی تاثیر سے تمام وجود میں اس طرح جاری ہو جاتا ہے جس طرح نمک کھانے میں اور پانی دودھ میں مل جاتا ہے۔ جان لے کہ ذکر خفیہ کی پہچان چار چیزوں سے ہوتی ہے۔ پہلی یہ کہ اسمِ اللہ ذات کے تصور کی تاثیر سے خفیہ ذاکر کو اس قدر لذت اور حلاوت ملتی ہے کہ اگر اس لذت کا ایک ذرہ مشرق سے مغرب تک پائی جانے والی تمام مخلوقات کو مل جائے تو وہ اس لذت سے یوں مدہوش ہو جائیں کہ قیامت کے روز صورِ اسرافیل پھونکنے پر ہی اٹھیں۔ دوم یہ کہ ذاکر اس لذت میں اس قدر غرق ہو جاتا ہے کہ اپنی ذات سے بھی بے خبر ہو جاتا ہے۔ اگر کوئی اس کے جسم پر تلوار مارے یا اس کے وجود کے ٹکڑے ٹکڑے کر دے تو بھی وہ ہرگز حرکت نہیں کرے گا۔ سوم یہ کہ خفیہ ذاکر اسمِ اللہ ذات کے تصور کی تاثیر سے ذکر خفیہ میں اس قدر محو ہوتا ہے کہ اگر اس کے سامنے تمام دنیا اور اس کا تمام مال و دولت پیش کیا جائے تو وہ اس کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھتا کیونکہ اس کی نظر میں مٹی اور سونا برابر ہو چکے ہوتے ہیں۔ چوتھا یہ کہ یہ ذکر اسمِ اللہ ذات کے تصور کی تاثیر سے خفیہ ذاکر کو اللہ تعالیٰ کی ذات میں اس طرح غرق کر کے لے جاتا ہے کہ اللہ کے مقام تک پہنچاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے کہ اے فرشتو! میرے اس بندے کو دیکھو، میری یاد میں اس قدر مشغول اور غرق ہے کہ اسے دونوں جہانوں کی کوئی خبر نہیں ہے۔ یہ نورِ اللہ کی تجلیات اور میری ذات کے مشاہدہ اور معرفت کے سوا کسی اور طرف نظر اٹھا کر بھی نہیں دیکھتا۔ میں خدا ہوں مجھے اپنی خدائی کی قسم کہ میں اس بندہ کو اتنا ثواب عطا کروں گا کہ ہر دونوں جہان اس قدر ثواب کے حامل نہیں ہو سکتے۔ میں اسے تمام عالم سے ممتاز کر دوں گا۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان ہے:

تَفَكَّرُ السَّاعَةَ خَيْرٌ مِّنْ عِبَادَةِ الثَّقَلَيْنِ ط

ترجمہ: ایک لمحہ کا تفکر دونوں جہانوں کی عبادت سے بہتر ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَإِذْ كُنَّا نَسِيْتُكَ إِذَا نَسِيتَ (الکہف-24)

ترجمہ: سب کچھ بھلا کر اپنے رب کا ذکر کرو۔

اس طرح کا ذکر، فکر اور استغراق صرف طریقہ قادری میں ہے۔ طریقہ قادری کے علاوہ اگر کوئی اور یہ دعویٰ کرتا ہے تو وہ جھوٹا ہے۔ قادری غلام دنیا اور شیطان دونوں کو سلب کر لیتا ہے۔ طریقہ قادری پر چلنے والے کا قدم معرفت کی راہ پر ہوتا ہے اور اسے شریعت کی برکت حاصل ہوتی ہے اس لیے دنیا اور شیطان اس پر غالب نہیں آسکتے کیونکہ حضرت پیر دستگیر رضی اللہ عنہ، حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نائب ہیں اسی لیے آپ رضی اللہ عنہ اپنے مریدوں کے حال و احوال سے کبھی غافل نہیں رہتے۔ آپ کے مرید بھی حضرت رابعہ بصری رحمۃ اللہ علیہا اور بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کی طرح اہل روح ہوتے ہیں۔ وہ طالبِ نفسانی، طالبِ دنیا اور شیطانی مرید کی طرح نہیں ہوتے۔ جس شخص کے مراتبِ غوث، قطب سے بڑھ کر نہیں وہ پیر دستگیر رضی اللہ عنہ کا مرید نہیں ہو سکتا۔ حضرت پیر محی الدین شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کا مرید ازل سے ابد تک کی راہ کو جاننے والا اور اس راہ کا مشاہدہ کرنے والا ہوتا ہے۔

اللہ بس ماسوئی اللہ ہوس۔

حضرت سخی سلطان باہو قدس سرہ العزیز کی تصنیف ”گنج الاسرار“ ختم ہوئی۔

گنج الاسرار

فارسی متن

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ رساننده رزق کل مخلوقات هرده هزار عالم خالق رازق مطلق، حَتَّى قِيَوْمٍ لَمْ يَزَلْ
وَلَا يَزَالُ - لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ
نعت متبرکات سید السادات درودزاکیات طیبات بی شمار بر حضرت محمد رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم و علی آله
و اصحابه و اهل بیته اجمعین -

اما بعد میگوید بنده مصنف غلام قادری جان فدای عارف بالله، واصل با خدا فقیر با هو قدس سره ولد بازید
عرف اعوان ساکن قرب جوار قلعه شورکوٹ - چند کلمات از راه حضوری اسم الله ذات و مشرف مجلس محمد رسول الله صلی
الله علیه وآله وسلم عالی درجات و بملازمت حضرت شاه محی الدین قدس الله تعالی سره العزیز ملاقات بموافق نص
و حدیثات، نفس را در قید آوردن از معصیت شیطانی و هوای نفسانی، ترک و توکل از دنیا ی فانی و در یافتن معرفت الهی
و تمامیت فقر فانی الله هر منزل و مقامات را آگاهی و ابتداء و انتهاء را در طی تحریر آوردن این رساله را "گنج الاسرار" نام
نهاده شد - اگر چه بخواندن عبارت جزواست، مگر بمعنی کل و جز هر دو را عمل کند، مشکل کشای باطن صفا، سلک سلوک علم
الیقین و عین الیقین و حق الیقین -

بدآنکه عبادت ظاهری، عبادات، معاملات، مراتب محبوب اگر چه تزکیه نفس گوید و دوم علم عین الیقین که چشم از
دل و اشود، هرگز بمقام نرسد - شب و روز بذکر قلب سوزد و در مقام طریقت که شعله نور بر دل تجلی روح افتد از
غلبات او طالب از سوزش آتش اشتیاق از هجر و فراق مجنون و دیوانه شود. بمراتب مجذوب، و سوم مقام حقیقت معرفت
علم حق الیقین هر که معرفت دریافت خود را با استغراق معرفت الهی ساخت -

قَوْلُهُ تَعَالَى:

وَأَعْبُدْ رَبَّكَ حَتَّى يَأْتِيَكَ الْيَقِينُ

این رساله را بجهت نظر ناظر مرشد عرفانی و عارف ربانی شاه میران جیلانی بر پیروی تابع متابعت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ درین زمانه محی الدین ثانی قدم بر قدم مقیم صفت کریم، فارغ از بخل شیطان رحیم۔

ابیات

شاه	میران	ثانی	شاه	امیر	شہسوار	معرفت	روشن	ضمیر
چون	نباشد	سید	قادر	قوی	چون	نباشد	سید	اولاد علی
چون	نباشد	سید	پاک	نسل	چون	نباشد	سید	اصل وصل
هر	که	را	پدرش	بود	عارف	مقیم	چون	نباشد
شرف	زان	لعل	بهاول	با	وصال	نظر	بر	قبرش
تارک	و	فارغ	ز	دنیا	و	از	خوش	وقت
اصل	جیلانی	ز	باطن	مصطفی	این	مراتب	قادری	قدرت
شد	مرید	از	جان	با	یقین	خاک	پای	شاه

بدانکه طریقه قادری بر هر طریقه قادر و قوی که ابتدای قادری و انتہائی تمام طریقه قادری راجح۔ بشروع تلقین تعلیم روز اول حضوری مجلس خطاب و منصب در باطن حضرت پیر و سنگیر از حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سرفراز و منکر کنانند۔ پس اگر در طریقه قادری مرشد قادری بدین طریق قوت ندارد، آن را طریقه قادری نتوان گفت، مقلد است، دوم انتہای قادری اینست که طالب قادری خاص مثل غواص ہر دم بدریای توحید غوطه خورد و در بی بہا کشد و در وجود صدف نگہدار و در روز قیامت خزائین ایشان معلوم شود۔

قولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام:

مَنْ عَرَفَ رَبَّهُ فَقَدْ كَلَّمَ لِسَانَهُ

بیت

تا توانی خویش را از خلق پوش
عارفان کی بوند این خود فروش

و هر طریقه اگر تمام عمر بر ریاضت و مجاہدہ جان خود را تصرف کند، ہرگز بمرتبہ ادنی قادری نمی رسد، زیرا کہ قادری را خوردن او مجاہدہ و خواب او مشاہدہ۔ و این طریقه را اگر سنگی و سیری برابر است، خواب و بیداری برابر و مستی و ہشیاری برابر، گویائی و خاموشی برابر و صاحب این طریق را خلق میدانند کہ بما ہم سخن است و ایشان دوام ہم سخن با خدا و رسول خدا و بشاہ محی الدین قدس سرہ العزیز ہم سخن باشند کہ نان این جہان می خورند و کار آن جہان می کنند و نظر ایشان و توجہ

ایشان و وهم ایشان و خیال ایشان از وصال حضور است، پس حقیقت ایشان را چه داند و چه شناسد کور چشم پریشان -
 و طریقه قادری بر هر دو جهان امیر است که اصل ایشان از تصور اسم **اللَّهُ فَنَافِي اللَّهِ عَارِفٌ بِاللَّهِ** فقیر است - این
 چنین قادری را ز شیر گویند و شهنشاه گویند و صاحب راز گویند -

از سه چیز طریقه قادری را اجتناب باید، یکی سرود است سر هو او کامل قادری را احتیاج سرود نیست که آنرا دوام
 استغراق است با خدا که بتوجه خدا چه قدرت است سرود را که در میان ننگجد این هوا - و این طریقه قادری صاحب
 معرفت و کرم - پس ایشان را از کرامات و استدراج سرودی آید شرم -

بد آنکه سرود نه بدل زندگی است، بلکه سرود دور کننده از خدا و رسول خدا صلی الله علیه و آله و سلم، سراسر شرمندگی
 است - آری از سرود حاصل میشود کشف القلوب و کشف القبور، سرود محروم کننده از مجلس محمدی، وصال الله حضور، چه
 باشد اگر از سرود آتش می خیزد و در وجود مثل پنبه ازین نار شیطانی خوار، باید هزار بار استغفار، چرا که قادری را آتش از
 تصور اسم **اللَّهُ**، شوق تمام و طریقه قادری را شنیدن سرود مطلق حرام است - دویم از دنیا و سوم از اهل دنیا اجتناب تمام،
 پس هر که بر این باور نیارد، از طریقه قادری نباشد -

و طالب قادری را سه نشانی است - اول آنکه با اسم **اللَّهُ** و ذکر **اللَّهُ** دل او غنی، صاحب نظر که در نظر او خاک و
 زر برابر، دویم آنکه غلام قادری را الله تعالی این چنین قوت داده است کسی را که از برای طلب الله خواند بیک نظر
 ابتداء تا انتها معرفت مولی تمام رساند - پس هر که با این طریقه حسد برد، در هر دو جهان خراب شود - و سیوم غلام قادری
 را اینست که در چشم او سیر مشاهده هر دو جهان است - و این صفت در طریقه قادری مرشد قادری است - پس هر که
 را بنوازد، آن را بیک روز بمرتب خود برابر سازد، چرا که قادری را خطاب قوت است قادری، هر که چنین نباشد، آنرا
 قادری نتوان گفت -

آری عارف قادری را نیز سه چیز لازم است - اول قادری را معرفت آواز الهی، چنانچه آواز کلام الله و آواز
 ذکر جبر: **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ** ط دویم قادری را دائم نماز معرفت الهی که این
 ذکر خفیه پیوسته با استغراق - سیوم قادری صاحب معرفت راز الهی، مشاهده بین حق الیقین، صاحب مستی حال و
 صاحب راز الهی، غرق فی النور، به مجلس محمدی صلی الله علیه و آله و سلم حضور - خانه ویران، باطن معمور، صاحب وصال،
 لب بسته از قیل و قال حال، صاحب احوال لازوال، فقیر فانی الله بقا بالله اولیاء الله -

قَوْلُهُ تَعَالَى :

وَاللَّهُ الْغَنِيُّ وَأَنْتُمُ الْفُقَرَاءُ ۗ

قَوْلُهُ تَعَالَى:

أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ لَأَخَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝

حدیث:

إِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَهُوَ اللَّهُ ط

حدیث:

الْفُقْرَاءُ لَا يَحْتَاجُونَ إِلَّا إِلَى اللَّهِ ط

عجب دارم از آن قوم که "فَفِرُّوْا إِلَى اللَّهِ" را "فَفِرُّوْا مِنْ اللَّهِ" فهمیده اند۔ آری معرفت مولی ندیده اند
دخود را میدانند حضور و از معرفت مولی دور تر و در کشف کرامات و استدراج مغرور، در طلب دنیا خراب، و روز و شب
در طلب سیم و زر عذاب، دنیا کرا گویند؟

بیت

آنچه از حق باز دارد دنیای زشت
آنچه با حق می برد مزرعه بهشت

حدیث:

الدُّنْيَا مَزْرِعَةُ الْآخِرَةِ ط

اینست آنچه خدا دهد بخدا دهد۔

حدیث:

إِنَّ أَمَامَكُمْ عَقَبَةً لَا يَتَجَاوَزُهَا إِلَّا الْمُخَفَّفُونَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُخَفَّفُونَ وَمِنَ الْمُثْقَلِينَ فَقَالَ
عِنْدَكَ قُوَّةٌ يَوْمَ قَالَ نَعَمْ وَعِنْدِي قَالَ لَا فَقَالَ لَوْ كَانَ عِنْدَكَ قُوَّةٌ بَعْدَ عِنْدِي لَكُنْتُ
مِنَ الْمُثْقَلِينَ ط

بدانکه معنی حدیث شریف چنان باشد که پیغمبر صاحب صلی الله علیه وآله وسلم فرمود: تحقیق پیش شما جائے است
بلند که تجاوز نہ خواہند کرد مگر کسانی کہ سبکساز اند۔ مردی گفت: یا رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم! سبکسازان کدام انداز
گرا نیاران، پس آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم فرمود: آیا قوت تو یک روز است؟ گفت اعرابی: آری، باز فرمود:
فردا؟ گفت: آری۔ باز فرمود: قوت پس فردا؟ گفت اعرابی: نی، پس فرمود آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم اگر بودی
نزدیک تو قوت پس فردا، ہر آئینہ می بودی از گرا نیاران۔

پس بدانکہ در طریقتہ شریفہ قادری فقر فخر محمدی صلی الله علیه وآله وسلم است، دنیا نصیحت فرعونی نیست۔ و در

طریقه قادری معرفت گنج الهی است، ریاضت رنج است۔

بدانکه وقت سخاوت برسخی سه کس آزرده شوند۔ اول خادبان حضوری دویم زن اهل خانه درقهر و غصه درآید، سیوم: پسران موکل جاسوس۔

بیت

با تو گویم بشنو ای جان عزیز
از حسد بدتر نباشد هیچ چیز

قَوْلُهُ تَعَالَى:

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ ط

بدانکه مرشد سه قسم اند اول آنکه مرشد کامل رحمت۔ دویم آنکه مرشد ناقص زحمت۔ سویم آنکه مرشد خام لعنت، هر که به تمامیت دنیا رساند، تمامیت دنیا مرتبه فرعون است و هر که به تمامیت معرفت الهی رساند، پس تمامیت معرفت الهی، مرتبه فقر محمدی است۔ مرشدیکه به تمامیت دنیا رساند که موجب لعنت است و نه تمامیت معرفت الهی رساند که مطلق راز رحمت است نه مرشد است۔ نه مرشد شدن آسان کار است، بلکه در طالبی و مرشدی عظیم سزاوار پروردگار است که مرشد معرفت الهی و فقر نتیجه انبیاء و اولیاء اللہ است و این نعمت عظیم و بخش کریم هیچ کس سفله نالائق طالب الدنیارانی دهند بجز طالب مولی اولیاء اللہ اولی۔

بیت

با تو گویم بشنو ای روشن ضمیر
طالب دنیا کجا باشد فقیر

و دشمن طریقه قادری از سه حکمت خالی نباشد یا قاض یا خوارج یا منافق زندیق و بعضی مقلدان میگویند که خلافت از هر طریقه دارم، چنانچه طریقه نقشبندی و طریقه سهروردی و طریقه چشتی و طریقه قادری۔ این چنین کذاب اند۔ هر که خلافت از طریقه شریفه قادری گیرد، التجا و احتیاج بدیگر نیارد، لایحتاج می شود۔ بشنو! ای دانش آوار! از شیر را با خلاص روبه و شغال چه کار؟ از برای آنکه ابتدای طریقه قادری رانج علم نصیب است که آنرا پنج گنج گویند۔ چنانچه اول علم قرآن با تفسیر و احادیث۔ دویم علم دعوت که برآید یکدم تکبیر۔ سیوم علم کیمیا نظر که مرده دل را نظر عارف باللذنه کند که وجودش اکسیر و چهارم: علم از تاثیر تصور اسم اللہ روشن ضمیر۔ پنجم: علم فانی اللذنه فقیر بر نفس امیر۔ پس این چنین پنج علم بطریقه قادری روز اول مرشد قادری، بدست آورده فقر اختیاری دست دهد، بعد از آن طالب طریقه قادری از دنیا غسل کند و از آخرت وضو سازد و دو گانه بدین ترتیب بخواند که با اشتغال اللذنه یگانه که

در یک رکعت بخواند.

قَوْلُهُ تَعَالَى:

وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ ط

و در رکعت دوم بخواند،

قَوْلُهُ تَعَالَى:

وَكَفَى بِاللَّهِ وَكِيلًا ۝

و:

مَا جَعَلَ اللَّهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَيْنِ فِيْ جَوْفِهِ ۚ

و در رکوع و سجود فنا نیاز آورد و در قعه بی حساب بخواند.

حدیث:

تَرَكْتُ الدُّنْيَا رَأْسَ كُلِّ عِبَادَةٍ حُبُّ الدُّنْيَا رَأْسُ كُلِّ خَطِيئَةٍ ط

پس بدست راست سلام دهد و بخواند:

السَّلَامَةُ فِي الْوَحْدَةِ وَالْأَفَاتُ بَيْنَ الْإِثْنَيْنِ ط

بدانکه سلامتی در وحدانیت الله است و واحد الله است - هر که از وحدانیت بیرون آید در شرک و کفر افتد که

لا سوا الله همه بلا پیدا شود و از دست چپ سلام دهد و بخواند.

دعا:

اللَّهُمَّ أَحْيِيْنِيْ مِسْكِيْنًا وَأَمِتْنِيْ مِسْكِيْنًا وَأَحْشُرْنِيْ فِي زُمْرَةِ الْمَسَاكِيْنِ ط

که مسکین فقیر ساکن لاهوت را گویند، فقیریکه غرق دوام متقی الله - این چنین فقر فخر محمدی است، هر دو دست

برابرسینه برداشته دعا بخواند:

اللَّهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَقَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ دُعَاءٍ لَا يُسْمَعُ ط

اللَّهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَوْلَاءِ الْأَزْوَاجِ ط

بدانکه شخصی که مقدار حبه حب دنیا در دل داشته باشد اگر تمام ولیان که بر روی زمین اند، تمامی یکجا جمع شوند تا

آنکه حب دنیا که باشد از دل او برنخیزد، و اولیاء سیاهی دل و کدورت دل و زنگار دل از راه معرفت رفتن ندهد، از برای

آنکه حب دنیا مثل زهر قاتل است - حب دنیا بخورد ایمان را و زهر قاتل خورد جان را -

حدیث:

الدُّنْيَا يَأْكُلُ الْإِيْمَانُ كَمَا يَأْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ

بدانکه روزی حضرت پیر دستگیر معشوق سبحانی قدس سره العزیز از خانه بیرون برآمدند۔ بردروازہ ابلیس استاده دیدند۔ فرمودند کہ ای ابلیس ملعون! چرا اینجا آمده ای؟ برو۔ ابلیس گفت: یا غوث الاعظم! غلامی درم دنیا اندرون برده است۔ از برای درم انتظار استاده ام۔ درم دنیا متاع قلیل من است۔ قلیل پارچه حیض آلوده زن را نیز گویند۔

قَوْلُهُ تَعَالَى:

قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيلٌ ط

هر که درم دنیا نگهدارد و ابلیس گفت: یا پیر! آن جان من است و برادر شیاطین بی دین۔ علیه التلعت من است۔ حضرت پیر دستگیر اندرون رفت، درم دنیا را از اندرون آورد با ابلیس داد و شیطان آن درم دنیا را بلب بوسیده بر چشم نهاد۔ حضرت پیر قدس سره فرمودند! ای ملعون! درم را این چنین چون کرده ای؟ ابلیس گفت: یا پیر! درم دنیا جسم و جان من است۔ هر که درم دنیا را بدستی دستگیرد، تاثیر درم از دست تاثیر بدل کند و بگرفتند در دست درم دل او سیاه شود۔ از راه نیکی بگردد و در راه کبر و هوا و حرص و حسد و طمع و آنچه بدین مانند ناشایسته افتد و بکشت۔ ابلیس گفت: یا پیر دستگیر! اهل هوا خواه عالم فاضل باشد، خواه جاهل، فقیر تقوی باشد طالب من و مرید، دنیا مرید من است و غلام دنیا غلام من است، در خانه که درم آید، هر آنکس برادر من شود، در آن خانه برادر من همان برادر من است میگیرم جان و سلب کنم ایمان۔ دروغت که راه راستی بروی بندکنم که قال اللہ و قال الرسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) آزرانا پسند آید۔ و دل او تسکین ظاهر آراسته۔ هفت رنگین و در هر رنگ آزر از نیت درم دنیا میدهم و مرا او را بر جوعات فریفته و فریب کنم تا آنکه نذر نیاز دهند و زیب آراستی او آراسته بماند۔

حضرت پیر فرمود که ای ملعون! دشمن سخت بر تو کیست؟ ابلیس گفت که دشمن سه کس سخت تر که بجان من تیر میزنند، اول عالم عامل که در جهان علم روشن چراغ است و دویم دشمن من فقیر کامل که بذکر اللہ، معرفت تیغ الهی مرا قتل کند یا برادر نفس اماره من، سیوم دشمن من سخی که بکار سخاوت هر دو دست مرا برده که سخی را من هر دو دست بگیرم که سائل رانده۔ علماء عامل و فقیر معرفت الهی موج دریا و سخی کریم صفت که دائم بخدا، طریقه قادری۔ دیگری که از طریقه قادری دعوی کند بمقابلہ مرتبه بلند قادری نجل بایستد، همه کس خیر از قادری یافت، هر که این جایافت، جای دیگر نیافت۔

طریقه قادری بی ریاضت بار از گنج بی رنج بخش، صاحب کرم و فارغ از راه کشف کرامات، ایشان غرق مع اللہ باسم اللہ ذات عارف باللہ مشاہدہ نور اللہ تجلیات وصال۔ اینست مراتب قادری لازوال، هر که غوثی و قطبی و ولایت و هدایت، بادشاهی دینی، دنیوی، اولیاء ولی مقربیت مولی، فقیر فنا فی اللہ بقا باللہ روشن ضمیر بر نفس امیر، هر کسی

که مراتب بمراتب یافت از حضرت شاه محی الدین قدس الله سره العزیز یافت که کلید هر دو جهان فیض بخش رحمان بدست ایشان است - هر که منکر از ایشان بی بهره و بی نصیب، مردود الحق هر دو جهان پریشان، بی دین، بدکیشان، محروم از معرفت الهی از سلک سلوک فقرا این درویشان - نعوذ بالله منها -

ابیات

قادری قدرت خدا با حق رفیق
نظر ایشان عرش بالا ناظر است
از ازل تا ابد زیرش با قدم
هر که نام گفت میران شد مرید
میخورد خون از جگر با حق غریق
هر مقامی پیش ایشان حاضر است
هر که ایشان شد مریدش نیست غم
روز اول شد مراتب بایزید
قال حضرت شاه محی الدین قدس سره:

قَدِمِي هَذَا عَلَى رَقَبَةِ كُلِّ وَلِيِّ اللَّهِ ط

قول حضرت شاه محی الدین قدس سره:

الْأُنْسُ بِاللَّهِ وَالْمُتَوَحِّشُ عَنِ غَيْرِ اللَّهِ ط

ابیات

سپرد و شصت نظر بر بنده مراست
بیوفائی مکن و از در ما دور مرو
روی ناشسته و چرگین شده از چرک گناه
هم بدست تو دهم نامه تو روز حساب
یک نکوئی ترا ده بدهم در دنیا
گر بدی از تو بر آید بکرم عفو کنم
نار دوزخ چه کند با تو چرا ترسی از ان
هر چه خواهی از من بطلب تو شرم مدار
تو ز من همیزم و شیر و نمک و دیگ بخواه
من عطا کردمست ایمان ز عطا کرده خویش
با توام من همه جا ترس تو از شیطان چیست؟
بیوفائی همه از جانب تست ای محی الدین
بنده را مرتبه بنگر بر ما تا کجا ست
زانکه ما را از ازل تا به ابد با تو صفاست
بی آب اگر شسته شود رحمت ماست
تا نداند کس دگر که در آن نامه چه است
باز در آخرت آن هفت صد و هفتاد تراست
این چنین لطف و کرم غیر من ای بنده کراست؟
ظاهر و باطن تو چون همه از نور خداست
بر من ای بنده اجابت بود و بر تو دعاست
من وکیل توام از من بطلب هر چه سزااست
کی ستانم ز گدای که برو صدقه رواست
چون پناهت منم ابلیس کجا گو که کجاست؟
ورنه از من که خدایم همه از مهر و وفاست

یاد کن آن وقت زیر پایت سر هر که با ادبست مثل جبریل شد
 هر که بی ادبست آن ابلیس شد پای بر گردن ولی و هر اولیاء
 هر که منکر می شود از پای ما هر من زنده بزنده جان پاک
 شاه میرانّ حی دینش حی جان کور چشمی را بود چشم حجاب
 بر من پیغام از پیغمبرست بر من پیری با مریدی هیچ کار
 مرده پیری با مریدی خبر ندارد، از گناه بیرون نیارد و وقت نزدیک مردن مرید را از خدا و
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم التماس نموده از ان یکجا ثابت نگرداند، آن را پیر نتوان گفت، آن بی پیر است و مرید
 اوبی نظیر۔ پیری و مریدی نہ آسان کار است۔ در پیری و مریدی عظیم سزا سر اسرار پروردگار است۔ از پیران این زمانہ
 استخوان فروش و اہل شرب بادہ نوش ہزاران ہزار بار استغفار گردانیدہ۔

قَوْلُهُ تَعَالَى:

فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ ۖ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ ۖ

بدانکہ ہر کہ از عجب و غرور برسد بمعرفت الہی قرب نور اللہ حضور عجب و غرور است۔ یعنی جلالت و غصہ از
 غلبات مستی گویند۔ مستی در حقیقت و معرفت قرب اللہ حضور است یعنی جلالت بی امن با امن سبب است۔ در
 حقیقت و معرفت دائمی فقیر شود از تصور تاثیر اسم اللہ وجود و فکر را از پاکی ذکر اللہ مطلق نور است و فقیر را راہ اسم اللہ
 قرب وصال حضور است و اہل حضور را ازین دو مقام گذشتن ضرور است۔ یعنی بر آمدن از جلالت کہ مجموعہ جہل
 است یعنی ناراستگی بر خود مغرور و از غرور مستی بسیار پیدا شود، و از مستی برادر مسلمانان را آزار رسد۔ دوم بر آمدن از
 جمالت کہ جمالت جو ہر جان را آزار دہد۔ ہر کہ از جلالت و جمالت بگذرد، این ہر دو مقام طی کنندہ۔ پس پشت
 اندازد و در جمعیت آرد و جمعیت مجموعہ دانستگی و ہوشیاری را گویند، ہوشیار را نظر بروز قیامت و حساب پروردگار، برادر
 مسلمانان را نفع دہد۔

ابیات

فارغ از سود و بی غم از ضرر دو جهان را بہ نیم جو خرم

قانم همچو شیر در بیشه نه چو سگ بهر جیفه در بدرم
 زر جزایم چو لعل رمانی زر ازان زرد روست در نظرم
 از فریب جهان خبر دارم تا نه گوئی که مرد بی خرم
 بهر یک نان چه منت دونان بهمتی به زنتی که برم

ذکر از وجود چهار قسم می خیزد و ذکر یک بذوق الهی می خیزد، آن ذکر لا زوال است - این چنین ذاکر را صاحب مشاهده نور اللہ بین صاحب وصال دم گویند - از ذکر ذاکر را پیدا شود و هر دم نوع ذکر - ذاکر احوال این چنین در کردار صاحب فیض و کرم گویند - ابتدای معرفت الهی اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ آواز هزار سال افتاده مانند شنیدن اَلَسْتُ آواز بعبودیت پروردگار نماز و از آن کشاد معرفت الهی راز، بعد از آن روشن ضمیر شد - چشم ازین فقیر بردنیابی نیاز -

عجب دارم از آن مرشد خام نا تمام که طالبان را میرساند بسرود شیطانی مطرب آواز و آواز یک در نص قرآن و حدیث و علم فقہ مسائل کلمه طیب لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ ط باشد آن آواز مطلق شیطانی - شخصی که بر آواز سرود شیطانی بتلا و مشتاق شود، آن مرده دل نفسانی است - هر آنکس محروم از معرفت الهی، او از ازل خدا و محروم از نماز خدا و محروم از راه ازل خدا و محروم از چشم معرفت و از ازل خدا - طایفه سرود مرده دل نفسانی - سر هوا عالمان را از علم سر بسر هوا است - دانی این هوا کجا است هوا - ایشان را بهشت استغفار است نور اللہ - دنیا را سر بسر هوادانی کجا است هوا - دوزخ نار میسوزد و حرص خواری - و عارف باللہ فقیر بیج به هوا تعلق ندارد که آن را از معرفت مطلق باطن معمور، وحدانیت غرق حضور در صفا است - ایشان طریق حضور می ورزند، از برای آنکه بر دل حرص و حسد، کبر، طمع و کدورت نیارند -

بیت

عارفان را رو بین از دل صفا است

باش عارف تا ترا وحدت خدا است

بدانکه اهل دنیا غلام دنیا است - دنیا و اهل دنیا غلام فقیر عارف باللہ - اولی الامر عارف باللہ خداوند اگر غلام در خانه که دنیا و اهل دنیا است در آید عیب ندارد و اگر غلام خداوند را شناسد - حکمت اینست اول آنکه دنیا را انبیاء و محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اختیار نکرده اند - زیرا آنکه بی دین است - دیگر آنکه غلام دنیا چشم ندارد و دل سیاه و وجود خشم دارد - اکثر غلام دنیا عقل کم دارد که مغز او دنیا خورده بی مغز غم دارد -

بدانکه کسی که تصور اسم اللہ و بذكر اللہ چنانچه بذكر دوام و فکر تمام مشغول میشود، اللہ تعالی بر آن بنده نظر رحمت جمالیّت کند، آن را از نظر جمالیّت خدا معرفت، نور جمال مشاهده نور است ربوبیت وصال مشاهده -

شخصی که بذكر دوام الله و فکر تمام و بجه تصور اسم الله بر دوام مشغول نباشد، خدا تعالی بروی نظر جلالت، قهر و غضب کند، او را ترقی عز و جاه دنیا دل سیاه، حرص و حسد و هوا و کبر و طمع تباہ برو بکشاید، محروم از معرفت الله شب و روز بحرص دنیا سوزد آن گمراه۔

ابیات

دنیا ز بهر خدمت مردان خدا دنیا بی خدمت بود لائق سزا
بر سر شرمنده باشد رو سیاه این چنین دنیا بود قهر اله
دنیا حرص و حسد کفر و نفاق دنیا و شیطان هر دو با یک اتفاق
نفس اماره بدنیا در طلب اصل دنیا جیفه طالب او کلب

حدیث شریف:

قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ:

الدُّنْيَا جِيفَةٌ وَطَالِبُهَا كِلَابٌ ط

عجب دارم ازان قوم که شب و روز می خوانند:

قَوْلُهُ تَعَالَى:

إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً ط

لَا يُحِبُّ الدُّنْيَا

سر عبادت و راه عبادت است۔

حدیث شریف:

قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ:

تَرَكْتُ الدُّنْيَا رَأْسَ كُلِّ عِبَادَةٍ حُبُّ الدُّنْيَا رَأْسُ كُلِّ خَطِيئَةٍ ط

یک لکه و هشتاد هزار پیغمبران کم و زیاده در باب دنیا هم چنین فرموده اند۔ هر که خلاف از فرموده پیغمبران کند، هر

آن کس مسلمان چه طور باشد، بلکه حیوانی گا و خر مستور باشد۔

ابیات

فقر از عین است عین عین بین چونکه دو عین یک شود حق الیقین
سواد الفقر در چشم سیاهی نمانده پرده بین سر الهی
ازان حرفی بوحدهت خوش بخوانی حرف بحریت ازان در معانی

ز بهر طالبان از آسمانی که دل را یاتم سرز معانی
 بجز پیری نباید رفت این راه که پیری میدهد از سرز آگاه
 کسی پیری ندارد پیر او چیست؟ که پیر او بود ملعون ابلیس
 باهو مرا پیر است هر دم دستگیر است فنا فی الله جیلانی فقیر است
 قَوْلُهُ تَعَالَى:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَابْتَغُوا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ وَجَاهِدُوا فِي سَبِيلِهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۝

حدیث:

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

لَا دِينَ لِمَنْ لَا شَيْخَ لَهُ وَمَنْ لَا شَيْخَ لَهُ فَهُوَ شَيْطَانٌ ط

در پیری و مرشدی و مریدی و طالبی عظیم سرز اسرار - مرشد شدن نه آسان کار -

شرح ذکر دوام

ذکر یک ذکر خفیه ذکر را معلوم نباشد زیرا آنکه ذکر خفیه از دیدن تصور تا شیر اسم الله در تمام وجود همچنان جاری گردد، چنانچه نمک در طعام و چنانچه شیر در آب - بدانکه ذکر خفیه را از چهار چیز شناخته می شود - اول آنکه از تصور تا شیر اسم الله ذکر خفیه را چنان لذت و حلاوت رود و اگر لذت یک ذره از مشرق تا مغرب کل مخلوقات تمام عالم برسد ازان لذت چنان بی هوش شود که بصور اسرافیل روز قیامت برخیزد - و چنان غرق شود که از خود بی خود گردد و اگر کسی برتن او سرتیغ زند، وجود آن را ذره ذره کند، هرگز نه جبده، ذکر ذکر خفیه از تا شیر تصور اسم الله پیش ذکر خفیه تمامیت دنیا و آنچه بروی زمین با او دهند، هرگز نظر نکند که در نظر او خاک و زر برابر - چهارم ذکر ذکر خفیه را از تصور تا شیر اسم الله چنان اشتغال الله استغراق مع الله مقام لیدی مع الله که حق سبحانه تعالی می فرماید که ای ملایکان! به بیدار این بنده من بمن چه مشغول و مستغرق که هر دو جهان را یاد ندارد و بجز معرفت مشاهده نور الله تجلیات ذات من بدیگر نظر نه اندازد - منکه خدایم مرا سوگند خدای خود است که این بنده را من ثواب چندان ثواب ده هم که هر دو جهان نکشد و از عالم فرق گیرد -

حدیث:

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

تَفَكَّرِ السَّاعَةَ حَيْدُ مَنْ عِبَادَةَ الثَّقَلَيْنِ ط

قَوْلُهُ تَعَالَى:

وَإِذْ كُذِّبَتْ إِذَا نَسِيتَ (الكهف-24)

این چنین ذکر، فکر، استغراق در طریقه قادری هر که ازین سواد دعوی کند، دروغ گو باشد۔ غلام قادری دنیا و شیطان را سلب کند و طریقه قادری را نتواند که شیطان و دنیا بر او غالب آید، برکت شریعت و قدم معرفت که حضرت پیر دستگیر نایب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، هیچ حال و احوال از مریدان غافل نیست۔ آن مریدیکه باعتبار رابعه و بایزید اهل روح نه مثل مرید طالب نفسانی، طالب دنیا، مرید شیطانی۔ شخصی را که مراتب از غوث و قطب فائق تر نباشد، از مریدان حضرت پیر (دستگیر) نباشد، مرید حضرت پیر میدانومی بیند راه ازل و ابد۔

اللَّهُ بِسْمِ اللَّهِ هُوَسُّ ط

تمام شد گنج الاسرار از تصانیف حضرت مولانا سلطان العارفين سلطان باهو قدس سره العزيز۔

تصنیف لطیف

سلطان العارفين
حضرت شیخ اسلطان باھو

سکھ الاسرار

(اُردو ترجمہ مع فارسی متن)

حکم و اجازت

خادم سلطان الفقیر حضرت شیخ
سلطان محمد نجیب الرحمن

سروری قادری مدظلہ الاقدس

مترجم

حافظ حماد الرحمن سروری
ایم ایس سی (بانی)